قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۸ ...
قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ...

نمبر ۸۶ | مورخہ ۲۵ اپریل سنہ ۱۹۳۰ء | یوم جمعہ | مطابق ۲۵ ذیقعد سنہ ۱۳۴۸ھ | جلد ۱۷

اٹھائیس ۲۸ اپریل سے چالیس ۴۰ روز تک

ہر پیر کے دن روزہ رکھا جائے

جیسا کہ گذشتہ پرچہ میں اعلان ہو چکا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ ہر ایک احمدی جو روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہو اور جسے سلسلہ کے خلاف موجودہ فتن کا احساس ہو۔ ۲۸۔ اپریل سنہ ۱۹۳۰ء سے چالیس روز تک ہر پیر کے دن روزہ رکھے۔ اور اس سارے عرصہ میں خصوصیت کے ساتھ دعائیں کی جائیں:

احباب کرام کو آنے والے پیر سے یہ مجاہدہ شروع کر دینا چاہئے اور خدائے قادر کے حضور ایسے خشوع و خضوع سے عاجزانہ گریہ و زاری کرنی چاہیئے۔ کہ اس کا فضل و کرم جوش میں آجائے۔ اور ہمیں تمام مشکلات سے پار کر دے:

روحانی جماعتوں کی کامیابی کی اصل بنیاد روحانی مجاہدوں پر ہی ہوتی ہے۔ اور یہ پہلا مجاہدہ ہے جو اس رنگ میں ہماری جماعت اختیار کر رہی ہے اسے زیادہ سے زیادہ مفید اور بابرکت بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

مدینۃ المسیح

مجلس مشاورت کی بے حد مصروفیتوں کے علاوہ احباب کو کئی کئی گھنٹے روزانہ ملاقات کا شرف بخشنے اور اس طرح بغیر آرام کئے دن رات مصروف رہنے کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی طبیعت ناساز ہو گئی۔ سر اور گلے میں درد کے علاوہ کسی قدر حرارت بھی ہو جاتی رہی۔ لیکن اب خدا کے فضل سے آرام ہے:

مجلس مشاورت پر جو نمائندگان دور دراز علاقوں سے تشریف لائے تھے۔ ان میں سے کئی احباب ابھی تک تشریف رکھتے ہیں۔

جناب میر محمد اسحاق صاحب نماز مغرب کے بعد روزانہ بخاری شریف کا اور مولانا محمد اسماعیل صاحب فاضل بعد نماز فجر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس دیتے ہیں:

مسجد اقصیٰ میں ہر پیر کے دن بعد نماز عشاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات زندگی سنائے جاتے ہیں۔ سلسلہ والے اصحاب وہ ہوتے ہیں جو

... خدا کے فضل سے حضرت مسیح موعود کی پاک صحبت سے مشرف ہونے کا موقعہ ملا:

اخبار احمدیہ

انجمن احمدیہ کراچی کے نئے عہدیدار

بمندرجہ ذیل احباب ۱۹۳۰ء کے لئے انجمن احمدیہ کراچی کے عہدے دار منتخب ہوئے ہیں :۔

پریزیڈنٹ خانصاحب عبدالرزاق خانصاحب۔ وائس پریزیڈنٹ ڈاکٹر حاجی خانصاحب۔ جنرل سکرٹری۔ اللہ داد۔ جائنٹ سکرٹری آغا محمد عبدالرحیم صاحب۔ لائبریرین مولوی احمد یار صاحب۔ سکرٹری دعوت وتبلیغ بابو رفیع الزمان خانصاحب۔ سکرٹری تبلیغ مولوی محمد حسین صاحب۔ سکرٹری مال شیخ رفیع الدین احمد صاحب۔ سکرٹری امور عامہ شیخ محمد صدیق صاحب۔ آڈیٹر شیخ محمد غوث صاحب۔

جماعت ہائے سندھ کے جملہ سکرٹری صاحبان کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ اپنی اپنی جماعتوں کے مفصل پتہ نیز احباب جماعت کی تعداد سے خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ تاکہ سندھ میں بھی تنظیم جماعت ہائے احمدیہ کی جا سکے :۔ خاکسار اللہ داد جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ کراچی

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کے نئے عہدیدار

مورخہ ۲۴ مارچ انجمن احمدیہ گوجرانوالہ نے حسب ذیل عہدے دار سال نو کے لئے منتخب کئے گئے :۔

۱۔ محاسب شیخ محمد شریف صاحب۔ ۲۔ جنرل سکرٹری محمد بخش امیر بلڈر۔ ۳۔ سکرٹری تبلیغ شیخ بشیر احمد صاحب۔ ۴۔ سکرٹری تعلیم تربیت قاضی فضل الہی صاحب ۵۔ سکرٹری امور خارجہ شیخ صاحبدین صاحب ۶۔ سکرٹری دعوۃ شیخ محمد لطیف صاحب

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا بھائی عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔ بتول بیگم کمیل پور

۲۔ میرے والد صاحب بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ فضل الہی سیالکوٹ

۳۔ میرے لڑکے کی صحت عرصہ سے خراب چلی آرہی ہے۔ احباب کرام دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار میرزا غلام سرور کوٹلہ مغلاں۔

۴۔ موضع گگو ڈوگر میں تمام لوگ احمدیوں کے جانی دشمن ہیں۔ مگر پھر بھی خداوند تعالےٰ نے احمدیت کا بیج اس گاؤں میں بو دیا ہے۔ اور ایک شخص سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوگیا ہے۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ اسے استقلال عطا کرے۔ اور جماعت کو ترقی دے۔ محمد ابراہیم گگو ڈوگر

(۵) میں چار ماہ سے بیمار ہوں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ سید محمود احمد محلہ نولکھی

(۶) میرے ماموں خواجہ عبد الغفار صاحب احمدی اور ان کے چچا زاد بھائی خواجہ اسد اللہ صاحب ونہ گامی۔ احمدی جہاز دارا پر زیارت بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ ہر دو اصحاب کو زیارت بیت اللہ سے متمتع فرما کر برکات حج سے بہرہ ور فرمائے۔ اور بصحت وعافیت واپس گھر آنے کی توفیق بخشے۔ خاکسار محی الدین۔ قادیان :۔

(۷) برادرم غلام احمد صاحب بی۔ اے کے امتحان میں۔ اور برادرم رشید احمد صاحب ایف۔ اے کے امتحان میں شامل ہونے والے ہیں۔ جملہ احباب اُن کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد یٰسین احمدی ہسپولوی علی لوارد قادیان دارالامان :۔

(۸) چوہدری فرزند علی صاحب بیمار ہیں۔ ان کی صحت کیلئے دعا کی جائے۔ فضل محمد گوکھووال

(۹) حافظ سید عزیز احمد صاحب وسید ضمیر احمد صاحب ومحمود احمد صاحب مختلف امتحانات میں شامل ہو رہے ہیں۔ احباب دعائے کامیابی فرمائیں نیازمند سید احمد وکیل۔ رام پور۔

(۱۰) میرا لڑکا بیمار ہے۔ اور اس نے ایف اے کا امتحان بھی دینا ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار محمد شفیع سب اوورسیر نہر چنیاں

اعلانات نکاح

(۱) شیخ بشارت احمد صاحب ولد شیخ غلام محی الدین صاحب سکنہ گوجرہ کا نکاح حسین بی بی دختر شیخ مہر الدین صاحب سکنہ ننکانہ صاحب کے ساتھ بعوض ۵۰۰۔ روپیہ حق مہر پر۔ اور شیخ بشیر احمد صاحب ولد شیخ تاجدین صاحب مرحوم سکنہ گوجرہ کا نکاح ناصرہ بی بی دختر شیخ غلام محی الدین صاحب سکنہ گوجرہ کے ساتھ بعوض ۵۰۰۔ روپیہ حق مہر پر ۲۱۔ مارچ ۱۹۳۰ء مرزا محمود بیگ صاحب نے پڑھا۔ خاکسار عطا حسین۔ گوجرہ۔

(۲) عبد القدوس طالب علم مدرسہ احمدیہ قادیان ولد موسیٰ کٹی مالابار کا نکاح بعوض حق مہر ایک ہزار روپیہ برکت النساء بیگم دختر شیخ واحد محمد صاحب مرحوم ساکن صبرہ کٹ ضلع بالیسر سے مورخہ ۲۶ کو مولوی عبد الستار صاحب ایم اے نے پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے خاکسار سید محمد زکریا۔ کٹک۔

(۳) مورخہ ۲۰۔ مارچ ۱۹۳۰ء عنایت اللہ ولد اللہ رکھا صاحب ساکن جاجو پور ضلع سیالکوٹ کا نکاح اقبال بیگم بنت چوہدری شکر الدین صاحب ساکن بن باجوہ ضلع سیالکوٹ کے ساتھ ۵۰۰ روپیہ مہر پر بھائی گلاب دین صاحب احمدی نے پڑھا۔ خداوند کریم اپنے فضل سے نکاح بابرکت کرے۔ چوہدری شکر الدین جٹ باجوہ

ولادت

۱۔ ۲۳۔ فروری ۱۹۳۰ء اللہ تعالےٰ نے تیسرا لڑکا عطا کیا۔ جس کا نام نور الدین رکھا ہے میں نے اُسے خدمت دین کے لئے وقف کر دیا ہے :۔ خاکسار حاجی غلام احمد اذکر یام۔

(۲) ۱۸۔ اکتوبر ۱۹۲۹ء کو خدا تعالےٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ صالح اور خادم دین بنائے نیاز محمد پاک پٹن

(۳)۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے ۱۹۔ فروری ۱۹۳۰ء تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے احباب دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ نیک اور عمر دراز کرے۔ سید علی احمد۔ قادیان

(۴) خاکسار کے ہاں اللہ تعالےٰ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی برکت سے فرزند نرینہ تولد ہوا ہے۔ احباب زچہ کی صحت اور بچہ کی درازی عمر اور سعادت دارین کے لئے دعا فرمائیں۔ نیازمند محمد علی احمدی الہ آباد :۔

(۵) میرے ہاں اللہ تعالےٰ نے ۲۵۔ جنوری ۱۹۳۰ء کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اُسے لمبی عمر بخشے۔ اور خادم دین بنائے۔ آمین۔ خاکسار محمد ابراہیم از لالہ موسےٰ۔

(۶) خدا تعالےٰ نے ایک لمبے عرصے کے بعد اپنے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی برکت سے ۲۹۔ فروری ۱۹۳۰ء کو بچہ عطا کیا۔ حضور نے محمد احمد نام رکھا۔ بزرگان سلسلہ بچہ کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کی دعا فرمائیں۔ خاکسار حکیم محمد فیروز الدین۔ محصل۔ قادیان۔

(۷) خداوند کریم نے اپنے فضل سے میرے ہاں دوسرا فرزند عطا فرمایا احباب دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ عمر دراز کرے اور خادم دین بنائے۔ خاکسار رحمت اللہ ٹھیکیدار لاہور

دعائے مغفرت

(۱) میری اہلیہ مسماۃ خیر النساء بیگم صاحبہ ۱۱۔ فروری فوت ہوگئیں۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار صوبہ دار ولی محمد خاں از الہ آباد :۔

۲۔ میاں حسین صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے خادموں میں سے تھے۔ ۱۵۔ رمضان وفات پا گئے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار غلام احمد موضع جمعہ ضلع لدھیانہ

۳۔ میرا بھائی مہر الدین ۱۴۔ فروری فوت ہوگیا ہے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ نیازمند۔ چراغ الدین از گوکھووال :۔

۴۔ میری اہلیہ صاحبہ ۱۲۔ مارچ ۱۹۳۰ء فوت ہوگئیں۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار محمد نصیر احمدی دوکاندار ظفروال

۵۔ چوہدری شادی خاں صاحب احمدی سکنہ گنا چور کا لڑکا محمد عثمان ۳۔ مارچ فوت ہوگیا۔ ان کا یہی ایک بچہ تھا۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ ان کو نعم البدل عطا فرمائے۔ خاکسار رحمت اللہ۔ بنگہ۔

۶۔ میرے چچا زاد بھائی چوہدری بہبو خاں صاحب احمدی ۲۳۔ مارچ فوت ہوگئے ہیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں خاکسار نور احمد محرر لنگر خانہ

۷۔ ۲۱۔ مارچ ۱۹۳۰ء میری اہلیہ کا انتقال ہوگیا ہے۔ احباب جماعت دعائے مغفرت فرمائیں۔ نیازمند محمد یوسف۔ از بٹھنڈہ :۔

۸۔ بندہ کی والدہ صاحبہ ۲۸۔ مارچ ۱۹۳۰ء کو وفات پا گئیں۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار نصر اللہ خاں۔ ڈسکہ :۔

۹۔ میری عزیزہ بچی صالحہ بعمر ۲½ سال ۳۔ اپریل ۱۹۳۰ء کو فوت ہوگئی۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار محمد اسحٰق علی خاں نئی دہلی

اشتہار دعوت مباہلہ فوراً طلب فرمائیں

معاندین احمدیت اور فتنہ پردازوں کو ممبران جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے کھلی دعوت مباہلہ دی گئی ہے۔ احباب جماعت کا فرض ہے۔ کہ اس کی بکثرت اور مؤثر اشاعت کریں۔ دعوت بذریعہ پوسٹر اور اشتہار طبع کرائی گئی ہے۔ ذمہ دار کارکن اصحاب اپنے علاقہ کے لئے ضروری تعداد علیحدہ علیحدہ پوسٹر اور اشتہار پتہ ذیل سے مفت طلب کریں۔ صرف خرچ ڈاک بعد میں ادا کرنا ہوگا :۔

سکرٹری احمدیہ پبلسٹی قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۸۶ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۵ اپریل سنہ ۱۹۳۰ء | جلد ۱۷

موجودہ شورش میں مسلمانوں کو کیا کرنا چاہئے

کسی ایسے ملک کے لئے جو ابھی ترقی و تہذیب کی ابتدائی منازل طے کر رہا ہو۔ شورش اور ہنگامہ پروری نہایت خطرناک چیز ہے۔ کیونکہ جب تک کامل امن و امان اور سکون حاصل نہ ہو انسانی دل و دماغ پوری توجہ اور انہماک سے کسی طرف متوجہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن یہ بات نہایت ہی قابل افسوس اور باعث تکلیف ہے۔ کہ ہندوستان کے موجودہ انتہا پسند رہنما اس عام اصول کی خلاف ورزی پر تلے ہوئے ہیں۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہندوستان جو صدیوں تک تاریکی اور جہالت میں پڑا رہنے کے بعد ہوش میں آرہا اور بام رفعت پر پہونچنے کے لئے ابھی ابتدائی منازل طے کر رہا ہے۔ اس کی ترقی بہت پیچھے جا پڑیگی۔

دنیا میں شاید ہی کوئی ایسا انسان ہو۔ جو تمام ہوش و حواس اور صحت دماغ کے باوجود آزادی کی قدر نہ پہچانے اور دوسرے کی غلامی اور محکومیت کو اپنے لئے باعث تذلیل نہ سمجھے۔ لیکن تمام پہلوؤں پر کامل غور و خوض کے بغیر اندھا دھند کسی بات کے پیچھے پڑ جانا بھی شیوۂ دانشمندی نہیں۔ ہندوستان کو آزادی ملنی چاہئے۔ اور ضرور ملنی چاہئے۔ لیکن اس کے حصول کے لئے ذرائع اور راستے تجویز کرتے وقت ملک کی موجودہ فرقہ وارانہ کشمکش۔ انتشار۔ اور پسماندگی کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہئے۔ مگر ہندوستان کے بعض شوریدہ سر اور مغرور المزاج رہنما ملک کو ایک ایسے راستہ پر گامزنی کی دعوت دے رہے ہیں۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ملک میں ایک عام شورش بپا ہو جائیگی۔ گوجرانوالہ ستیہ آگرہ کانفرنس میں پنڈت جواہر لال نہرو نے جو تقریر کی۔ اس میں کہا۔

"میرے خیال کے مطابق دو تین ماہ کے اندر ہندوستان زلزلہ کی طرح ہل جائیگا۔ حکومت کا یہاں ایک منٹ کے لئے رہنا مشکل ہو جائیگا۔ اب ہر ایک ہندوستانی کو باغی ہو جانا اپنا پیشہ بنا لینا چاہئے۔ ہم آج کھلم کھلا کہتے ہیں۔ کہ ہم ملک کے باغی نہیں۔ حکومت کے باغی ہیں۔ ہمیں کوئی ڈر نہیں ہے۔ اور جو ملک کا باغی ہوگا۔ اس کے ساتھ بھی ملک باغیوں جیسا سلوک کریگا۔" (زمیندار ۱۰ اپریل)

کون کہہ سکتا ہے۔ کہ پنڈت جی نے ہندوستان کے اندر جو حالت اپنے الفاظ سے پیدا کر دینے کی کوشش کی ہے۔ وہ کسی مفید نتیجہ کا موجب ہو سکتی ہے۔ "حکومت کا یہاں ایک منٹ کے لئے رہنا مشکل" ہو یا نہ ہو۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ اگر ان خواہشات نے عملی جامہ پہن لیا۔ تو ملک خوفناک پستی کی طرف تنزل کرنا شروع کر دیگا۔ بے چینی بڑھ جائیگی۔ کاروبار۔ تعلیم صنعت و حرفت اور زمینداری کے کام تباہ ہو جائینگے۔ اور ملک پر خوف و ہراس چھا جائیگا۔ "جو ملک کا باغی ہوگا۔ اس کے ساتھ بھی ملک باغیوں جیسا سلوک کریگا۔" کے الفاظ ان لوگوں کے دلی ارادوں کی غمازی کر رہے ہیں۔ جو انقلاب پیدا کرنیکی تجویز دل کو عدم تشدد کے پردہ میں چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ کہ ہندوستانی خواہ لاکھ سر ماریں۔ کروڑوں جتن کریں۔ اور اپنے تمام منصوبوں کو پوری قوت کے ساتھ بروئے کار لے آئیں۔ تو بھی وہ بنوک سنگین ہندوستان کو انگریزوں کے قبضہ سے نہیں نکال سکتے۔ پھر ایک ناممکن اور محال امر کے لئے ایسا لائحہ عمل تجویز کرنا جس کے نقصانات یقینی اور لاتعداد ہوں۔ دانشمندانہ فعل نہیں کہلا سکتا ہم کہتے ہیں۔ آزادی حاصل کرنے کی کوشش ضرور کی جائے لیکن اس کے ذرائع آئینی ہونے چاہئیں۔ اور جد وجہد مخلصانہ ہونی چاہئے۔ تا ملک کی فضا ہنگامی جذبات اور شورش سے معمور ہو کر ایسے نتائج نہ پیدا کرے۔ جو بجائے فائدہ کے ملک کی ترقیات میں مانع ہوں۔ اسلام شورش اور ملکی امن و امان کو تباہ کرنیکی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ اس لئے ہندو اگر اس خطرناک پروگرام کو ترک نہ بھی کریں۔ تو کم از کم مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اس راستہ سے کلی اجتناب کریں۔ اور آزادی کے لئے اپنی تمام کوششوں اور قوتوں کو آئینی جد وجہد تک محدود رکھیں۔

وہ لوگ جو سوء اتفاق سے مسلمانوں کے گھر پیدا ہوئے۔ اور اب اسلام کے نام پر مسلمانوں کو اس آگ میں کودنے کا مشورہ دے رہے ہیں۔ ہرگز اس قابل نہیں۔ کہ مسلمان ان پر اعتماد کریں ان کے دل محبت اسلام اور ہمدردی اسلامیان کے جذبات سے یکسر خالی ہیں۔ ان کا منتہائے مقصود اپنے ہندو آقاؤں کی رضامندی کا حصول ہے۔ چنانچہ ایسے لوگوں نے بالاتفاق راے ستیہ گرہ کانفرنس گوجرانوالہ میں مسلمانان ہند کے متفقہ مطالبۂ تصفیہ حقوق کی مخالفت کر کے ہمارے اس دعویٰ کی تصدیق کر دی ہے۔ خواجہ عبدالرحمٰن صاحب امرتسری نے کہا۔

"میں نہیں چاہتا۔ کہ یہاں فرقہ وارانہ بات کی جائے۔ یہ قومیت کی توہین ہے۔" (پرتاپ ۱۹ اپریل)

مولوی ظفر علی نے فرمایا:۔

"میں کسی چیز کو پسند نہیں کرتا جس میں فرقہ داری ہو۔ اس وقت جنگ کا موقعہ ہے۔ جو ہم سے علیحدہ ہے۔ ہمارا دشمن ہے۔ اور ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں۔" (پرتاپ ۱۹ اپریل)

لیکن حبیب الرحمٰن لدھیانوی ان سب سے بازی لے گئے۔ اور یوں گویا ہوئے:۔

"چند غداروں اور مربعوں کے متلاشیوں کے سوا کوئی مسلمان اس سے علیحدہ نہیں رہ سکتا۔ میں مولوی ہوں۔ لیکن اس سٹیج پر صرف انقلاب زندہ باد کا نعرہ سننا چاہتا ہوں۔" (پرتاپ ۱۹ اپریل)

کس قدر صریح ظلم ہے۔ کہ یہ لوگ بجائے اس کے کہ مسلمانوں کے معقول مطالبہ تصفیہ حقوق کی تائید کریں۔ خود ہی ہندوؤں کی طرف سے اس کی مخالفت پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ اور پھر اپنے آپ کو ہمدرد اور خیر خواہ اسلامیاں کہتے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ مولوی ظفر علی نے اسی کانفرنس میں برملا کہہ دیا۔ کہ

"آپ تصفیہ حقوق پر مصر ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وہ مطالبہ جس کی پشت پر کوئی قوت تنفیذیہ نہ ہو۔ گوز شتر سے زیادہ وقعت نہیں رکھا کرتا۔ اس بات کی کیا ضمانت ہے۔ کہ اگر نیشنل کانگریس حقوق کا ایک چارٹر سپرد قلم کر کے مسلمانوں کے حوالے کر بھی دے۔ تو اس چارٹر کے ساتھ وہ کام نکل جانے پر ویسا ہی سلوک نہ کرے۔ جیسا انگریز یا دنیا کی دوسری جابر و بدعہد قومیں آج تک کرتی چلی آئی ہیں۔" (زمیندار ۸ اپریل)

اگر چارٹر سپرد قلم کر دینے کے بعد بھی کانگریس کے لئے اس سے انحراف کا موقعہ باقی رہتا ہے۔ اور ایسا کرنے پر مسلمان اس کا کچھ بگاڑ بھی نہ سکینگے۔ تو پھر اس میں کیا قباحت ہے۔ کہ وہ اس طرح مسلمانوں کی اشک شوئی کر کے انہیں اپنے ساتھ شامل کر لے۔ لیکن مقام غور ہے۔ کہ جو کانگریس مسلمانوں کے لئے ایک ایسا فعل بھی گوارا نہیں کر سکتی۔ جس سے روگردانی اس کے لئے نہایت آسان ہے۔ اس سے یہ توقع کس طرح کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ فی الواقع اور صحیح معنوں میں مسلمانوں کیلئے کوئی معمولی سے معمولی قربانی بھی کریگی۔ مسلمانوں کو ان حقائق کو مد نظر رکھنا چاہئے۔ اور ایسے لوگوں کے بھروں میں آکر خود کو ہلاکت میں گرانے سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

ظفر علی اور عیوب کی پردہ پوشی

اگرچہ ظفر علی اور اس کے اخبار زمیندار کا تلون اور بے اصولا پن اس قدر تواتر اور وضاحت سے دنیا کے سامنے پیش ہو چکا ہے۔ کہ لوگ اسے ایک عام بات سمجھ کر اس پر چنداں حیرت واستعجاب کرنا بھی غیر ضروری خیال کرتے ہیں۔ سیاسی تلون کی وجہ سے ظفر علی کو سیاسی گرگٹ کا خطاب بھی مل چکا ہے لیکن باینہمہ ہم اس کی ایک تازہ مثال پیش کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

ان دنوں اس اخبار اور اسکے کور باطن مالک کی جو روش سلسلہ احمدیہ کے متعلق ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ ہمارے مقدس امام۔ پاک دامن مستورات اور دیگر معززین پر سوقیانہ حملے کرنا من گھڑت اور مفتریانہ فسانوں کو اشاعت دینا۔ آج کل اس کا محبوب ترین مشغلہ قرار پا چکا ہے۔ گویا ایسا کرنا اس کے نزدیک کوئی جرم یا گناہ نہیں۔ حالانکہ یہ امر واقعہ ہے جس سے ہر مسلمان خواہ وہ کسی فرقہ یا جماعت سے تعلق رکھتا ہو۔ پوری طرح آگاہ ہے کہ ایسی باتوں کو شہرت دینا اور عوام الناس میں ان کی اشاعت کرنا شرعاً ممنوع اور ناجائز ہے۔ اور آج سے پورے دو سال قبل ظفر علی کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ ملاحظہ ہو۔ یہ شخص لکھتا ہے۔

"ابھی ایک دن ایسا بھی آنے والا تھا جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے جرائم پر خواہ وہ کیسے ہی گھناؤنے کیوں نہ ہوں تیری ستار العیوبی کے صدقہ میں پردہ ڈالنے کے بجائے اسے تیرے اور تیرے محبوب کے دشمنوں کی نظروں میں رسوا کریگا"

(زمیندار ۸ ر اپریل ۲۸ء صدر)

اس سے ظاہر ہے۔ کہ ظفر علی کا بھی اس عقیدہ پر ایمان ہے۔ کہ کسی کے حقیقی عیوب کو بھی خواہ کیسے ہی گھناؤنے کیوں نہ ہوں ظاہر کر کے خدا اور رسول کے دشمنوں کی نظروں میں رسوا کرنے کے بجائے خدا تعالیٰ کی ستار العیوبی کے صدقہ میں ان پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرنی چاہئیے۔ لیکن اس بے اصول اور اخلاق باختہ انسان کا عمل کہاں تک ہے۔ وہ ہمارے متعلق اس کے رویہ سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے۔ حالانکہ ہماری طرف جو الزامات وہ منسوب کر رہا ہے۔ ان میں نام کو بھی صداقت کا دخل نہیں۔ پھر کیا اس سے یہ سمجھ لیا جائے۔ کہ وہ اسلامی تعلیم جس پر ۲۸ ر اپریل ۱۹۲۸ء کو اس کا عمل تھا۔ اسے ترک کر کے اب وہ شہدوں اور غنڈوں کا مسلک اپنے لئے تجویز کر چکا ہے۔

آریہ مسافر کا اعتراف حقیقت

آریہ مسافر بابت ماہ اپریل ۱۹۳۰ء لکھتا ہے۔

"تمام سچائیوں کی طرح دھرم ہمیشہ ایک رس ہوتا ہے۔ جس مذہب کے اعتقادات اور تعلیمات میں آئے دن ترمیم و تنسیخ ہوتی رہتی ہو۔ وہ دھرم کبھی الٰہی حقیقی یا کامیاب دھرم نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ سدھانتوں میں ترمیم و تنسیخ اس امر کا بدیہی ثبوت ہے۔ کہ جن سدھانتوں کی کتر بیونت کی گئی ہے۔ وہ اپنی اصلی صورت میں کامیاب نہیں ہوئے۔ ورنہ ان میں تغیر و تبدل کی ضرورت ہی لاحق نہ ہوتی" صد۲۸

کیا ہی سچی اور پکی بات کہی ہے۔ اور الفضل کے فائل گواہ ہیں کہ ہم خود متعدد بار قریباً انہی الفاظ میں اپنا یہ خیال ظاہر کر چکے ہیں۔ لیکن کیا ہمیں امید رکھنی چاہئیے۔ کہ جس جرأت اور بیباکی سے آریہ مسافر نے یہ عام فہم اور مطابق عقل اصول تسلیم کر لیا ہے اسی جرأت سے وہ اس امر کا اعلان بھی کریگا۔ کہ "ہندو دھرم کبھی الٰہی حقیقی یا کامیاب دھرم نہیں ہو سکتا" کیونکہ اس کے "اعتقادات اور تعلیمات میں آئے دن ترمیم و تنسیخ ہوتی رہتی ہے"۔

اس امر کے ثبوت کی کہ ہندو دھرم کے سدھانتوں میں واقعی ترمیم و تنسیخ اور کتر بیونت ہو چکی ہے۔ ہماری دانست میں کسی پڑھے لکھے ہندو کو ضرورت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس کی مثالیں بہت کثرت سے ملتی ہیں۔ اور آزاد خیال ہندو اس کے معترف ہیں۔ ہندو دھرم تو خیر پرانی بات تھی۔ آریہ سماج بھی جس کو قائم ہوئے ابھی نصف صدی بھی نہیں گذری۔ آج اپنی صورت میں کہیں نظر نہیں آتا جس کے معنے سوائے اس کے اور کچھ نہیں۔ کہ اس کے سدھانت اپنی اصلی صورت میں کامیاب نہیں ہوئے۔

گاندھی جی کا نیا مشغلہ

معلوم ہوا ہے۔ نمک سازی سے فارغ ہو کر جناب گاندھی جی نے اپنے والنٹیروں کو حکم دیا ہے۔ کہ جہاں کہیں کھجور یا تاڑ کا کوئی درخت نظر آئے۔ اسے کاٹ ڈالو۔ اس لئے کہ تاڑی اور سیندھی جو نشہ آور اشیاء میں سے ہیں۔ انہی درختوں سے تیار کی جاتی ہیں۔ اور اگر ان درختوں کو معدوم کر دیا جائے۔ تو یہ نشے استعمال کرنے کی علت ہندوستان سے دور ہو جائیگی۔

گاندھی جی کو بعض لوگ اس وقت ہندوستان کا نجات دہندہ تسلیم کرتے اور دنیا کی سب سے بڑی شخصیت یقین کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض مسلمان کہلانیوالوں نے پچھلے دنوں آپ کو منصب نبوت پر فائز کرنے سے بھی دریغ نہ کیا تھا۔ ہم آپ کی خدمات ملکی یا ملّی پر اس وقت بحث نہیں کرنا چاہتے۔ ممکن ہے۔ کہ آپ صدق دل سے آزادیٔ وطن کے لئے بیتاب وبیقرار ہوں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جس شخص کے نزدیک نشوں کے استعمال کو ترک کرانیکا اس سے زیادہ معقول ذریعہ اور کوئی نہ ہو۔ کہ ان درختوں کو ہی نابود کر دیا جائے جن سے وہ پیدا ہوتے ہیں۔ اس کی تجاویز کو کہاں تک قابل اعتماد سمجھا جا سکتا ہے۔

اگر گاندھی جی کی اسی منطق پر عمل کیا جائے۔ تو دنیا بہت سی مفید اشیا سے محروم ہو جائیگی۔ کون نہیں جانتا۔ کہ افشردۂ انگور بھی خمر میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اور اس لئے آپ کو تخم انگور کو صفحۂ دہر سے ناپید کرنے کا کام اپنے پروگرام میں شامل کرنا پڑیگا۔

پھر دیہات میں بعض لوگ ببول کا چھلکا اور گنے کا رس ملا کر اسے کسی گندی جگہ دفن کر دیتے ہیں۔ اور اس میں تعفن اور بدبو پیدا کر کے ناجائز طور پر شراب کشید کرتے ہیں۔ اس وجہ سے گاندھی جی کو کیکر اور گنے کو بھی دنیا سے فنا کرنا ہوگا۔ اور دنیا کو ان چیزوں کے فوائد سے محروم کرنا بھی ان کا نصب العین ہوگا۔ اسی طرح بھنگ پوست۔ اور افیون وغیرہ اشیاء بھی نشہ آور مگر ضروری ادویات ہیں اور اگر گاندھی جی کے ہاتھ میں ہی ہندوستان کی رہنمائی رہی۔ تو یقیناً ان چیزوں سے بھی ہندوستانیوں کو ہاتھ دھونا پڑیگا۔ اور پھر سینکڑوں ہزاروں اشیاء ایسی موجود ہیں۔ جنہیں قدرت نے باطل نہیں بلکہ انسانی فائدہ کے لئے پیدا کیا ہے۔ لیکن وہ اپنے ساتھ کوئی نہ کوئی مضر پہلو بھی رکھتی ہیں۔ اور اگر مضرت سے محفوظ رہنے کا یہی طریق اختیار کیا گیا۔ تو خدا ہی حافظ ہے۔

ہم گاندھی جی کی شخصیت پر کسی قسم کا اعتراض یا نکتہ چینی کئے بغیر ان لوگوں سے جو انہیں ہندوستان کا نجات دہندہ سمجھتے ہیں۔ دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ کیا ایسی کچی اور بودی باتیں کرنے والے دماغ پر اس قدر اہم مشکل اور نازک ترین معاملہ میں اعتماد کیا جا سکتا اور اس کی رہنمائی پر دل مطمئن ہو سکتا ہے۔

کانگریس میں مسلمانوں کا حصہ

ملاپ ۱۷ ر اپریل لکھتا ہے:-

"یہ ٹھیک ہے۔ کہ پنجاب کے اندر چند بڑے مسلمان کانگریس میں حصہ لے رہے ہیں۔ تاہم یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ یہ حصہ بالکل ناکافی ہے"

ناکافی ہونیکے ثبوت ملاپ کے نزدیک کئی ایک ہیں جن میں سے ایک یہ ہے۔ کہ

"لاہور میں کانگریس کے اجلاس ہوتے ہیں۔ ہندو مستورات کافی آتی ہیں۔ پلیٹ فارم پر دیش بھگتی کے گیت گاتی ہیں۔ مگر مسلمان خواتین بالکل نہیں آتیں"

ان الفاظ سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ہندوؤں کی ذہنیت کیا ہے انہیں اس امر کی کوئی پرواہ نہیں۔ کہ ایک بات تمدنی یا مذہبی نقطۂ نگاہ سے مسلمانوں کے لئے واجب العمل بھی ہے۔ یا نہیں۔ وہ تو صرف یہ چاہتے ہیں۔ کہ جو کچھ ہندو کریں۔ بعینہٖ اسی طرح مسلمان کرتے جائیں۔ اور آنکھیں بند کر کے ان کے پیچھے ہولیں۔

مسلمانوں سے اس قدر بے غیرتی کی امیدیں ملاپ اور دوسرے [illegible] ۔ اور اب تو وہ زمانہ ہے۔ کہ خود ہندو عورتوں کی اس بے محابا آزادی [illegible] مسلمانوں سے یہ امید [illegible] ۔

اخبار الفضل قادیان دار الامان مورخہ ۲۵۔ اپریل ۱۹۳۱ء

کمسن نابالغ بچوں کی شادیاں

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ نکاح کے معاملہ میں اسلام نے عمر کی کوئی تعیین نہیں کی۔ اور خاص حالات کے ماتحت نکاح صغیرہ کو جائز قرار دیا ہے۔ اور اگر کوئی شخص اسلام کی عائد کردہ پابندیوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے اور دیانت داری سے اپنے آپ کو ان حالات میں پاتے ہوئے جن کی موجودگی میں کسی صغیر سن بچے کا نکاح قابل اعتراض نہیں ٹھیر سکتا۔ کسی چھوٹی عمر کے بچے کا نکاح کر دیتا ہے۔ تو بھی جائز بات ہے۔ اور شریعت کا نازل کرنے والا قادر و توانا خدا اس کی نیت۔ حالت اور مجبوریوں و معذوریوں کو جانتے ہوئے اس کے مضر اثرات سے اسے محفوظ رکھ سکتا ہے لیکن جمعیتہ العلماء نے شاردا ایکٹ کی مخالفت کے جوش میں مسلمان بچوں اور بچیوں کو ہلاکت اور تباہی کے گڑھے میں دھکیلنے کی جو کوششیں شروع کر رکھی تھیں۔ یعنی بلا ضرورت شرعی یا کسی خاص مقصد کے محض اپنی ضد اور ہٹ کو پورا کرنے کے لئے چھوٹی چھوٹی عمر کے بچوں کو ان کی آئندہ زندگی کی تلخ کامیوں کے احتمال سے بے نیاز ہو کر اور احکام شریعت کو نظر انداز کر کے دھڑا دھڑ انہیں رشتۂ زوجیت میں منسلک کر رہے تھے۔ وہ حد درجہ قابل مذمت تھیں۔ ان علماء کہلانے والوں کی دیانت داری دیکھئے۔ کہ ان میں سے کسی ایک نے بھی اپنے کسی بچہ کو اس قربانی کے لئے پسند نہ کیا۔ لیکن دوسرے نافہم مسلمانوں کو ناموس شریعت کے تحفظ کے دلفریب پردے میں انکی اپنی کم عمر اولاد کے متعلق ایسی کارروائی کرنے کی ترغیبیں دیتے رہے۔ جس کے ان کی تباہی پر منتج ہونے کا احتمال موجود تھا۔ ہم نے اس صریح ظلم اور شدید ناانصافی کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ

"ہمارے نزدیک بلاوجہ اور بلا ضرورت چھوٹی عمر کی شادی کرنا بہت بڑا ظلم ہے۔ . . . . مسلمانوں کو ہم نہایت دردمندانہ طور پر نصیحت کرتے ہیں۔ کہ وہ اولاد کی سی قیمتی چیز اور خدا تعالےٰ کی نعمت کو ان لوگوں کے کہنے پر قطعاً مصائب اور مشکلات میں نہ ڈالیں"۔ (الفضل ۱۵۔ اپریل)

شکر ہے۔ کہ جمعیتہ العلماء نے اس ظلم کو محسوس کیا۔ اور ہمارے اس مخلصانہ مشورہ کو شرف پذیرائی بخشا۔ چنانچہ صدر جمعیتہ العلماء کی طرف سے اخبارات میں ایک اعلان "بے ضرورت کمسن نابالغ بچوں کی شادیاں نہ کرو"۔ کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ لکھتے ہیں۔

"ہندوستان کے ہر صوبے سے بکثرت اطلاعات آ رہی ہیں۔ کہ اس قانون کے خلاف مسلمانوں نے نکاح کئے اور کر رہے ہیں۔ مگر میں پورے زور کے ساتھ اعلان کرتا ہوں۔ کہ بالغ لڑکوں اور لڑکیوں کی (جن کی عمریں اٹھارہ اور چودہ سال سے کم ہوں) شادی کرنے میں تو شاردا ایکٹ کا خوف نہ کیا جائے۔ مگر کم سن نابالغ بچوں کی شادی بغیر کسی شرعی ضرورت کے ہرگز نہ کی جائے"۔ (انقلاب ۱۸۔ اپریل)

ہم اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں۔ کہ وہ مسلمانوں کو اولاد کو اس طرح اپنے ہاتھوں تباہ کرنے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے لیکن جمعیۃ العلماء کے پروپیگنڈا سے متاثر ہو کر جو لوگ ایسی غلطیاں کر چکے ہیں۔ اس کی ذمہ داری سے جمعیتہ العلماء ہرگز بری قرار نہیں دی جا سکتی۔ اور اس کے لئے اسے یقیناً خدا تعالےٰ کے حضور جواب دہی کرنی ہوگی ۔

آریہ گزٹ کی غیر دیانتدارانہ صحافت

ہندوستانی صحافت کی یہ انتہائی بدقسمتی ہے۔ کہ یہاں ایسے ایسے لوگ اخبار نویس بنے ہوئے ہیں۔ جن کی دماغی اور اخلاقی حالت نہایت ہی قابل رحم ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے پچھلے دنوں مستریان مباہلہ کی اشتعال انگیزیوں کا ایک خطبہ کے دوران میں ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ ایسی فتنہ انگیزیاں بعض اوقات سخت خونریزی پر منتج ہوا کرتی ہیں۔ اور اس کے لئے حضور نے آغا خانیوں کی ایک مثال پیش کی تھی۔ کہ جب ان میں سے بعض لوگوں نے اپنے عقائد سے بغاوت اختیار کر لی۔ تو اس پر معتقدین میں اس قدر اشتعال پیدا ہوا۔ کہ وہ باغیوں کو گولی سے مار دیتے تھے۔ اور آغا خانیوں کے اس واقعہ کا ذکر کرنے کے بعد حضور نے فرمایا تھا۔ کہ اگر گورنمنٹ ان لوگوں کی خباثتوں کے متعلق کوئی کارروائی اس لئے نہیں کرتی۔ کہ وہ یہاں بھی ایسے ہی نظاروں کی انتظار کرتی ہے۔ تو یہ اس کی سخت سیاسی غلطی ہوگی گورنمنٹ کی مضبوطی اس میں ہے۔ کہ وہ قانون کا ادب کرنے والوں کی حفاظت کرے۔ اور اسے توڑنے والوں کا مقابلہ کرے"۔ ان واضح اور صاف صاف الفاظ کا جو مطلب آریہ گزٹ کے فاضل اور ہمہ دان ایڈیٹر نے سمجھا ہے۔ وہ انہی کے الفاظ میں حسب ذیل ہے:-

"خلیفہ صاحب گورنمنٹ کو یہ بتلاتے ہیں۔ کہ اگر تم نے ان لوگوں کو جیل میں نہ ڈالا۔ جو میری پرائیویٹ زندگی کو روشنی میں لاتے ہیں۔ تو میں اپنے احمدیوں کو حکم دونگا۔ کہ تم تلوار اٹھا کر باغی بن جاؤ"۔

آریہ گزٹ کی ایک خوفناک بد دیانتی تو یہ ہے۔ کہ اس نے حضرت اقدس کے خطبہ کا اقتباس بالکل ادھورا نقل کیا ہے۔ اور دوسری یہ کہ واضح الفاظ کا مفہوم بالکل غلط لیا ہے۔ اور ہم یہ سمجھنے پر مجبور ہیں۔ کہ یا تو آریہ گزٹ کے ایڈیٹر مہاشہ کی دماغی حالت اس درجہ گری ہوئی ہے۔ کہ وہ اردو کی چار سطریں بھی صحیح طور پر نہیں سمجھ سکتے۔ اور یا پھر یہ کہ اس قدر شریفانہ پیشہ اختیار کرنے کے باوجود وہ اخلاقاً اس قدر پست اور گرے ہوئے ہیں۔ کہ کھلے کھلے الفاظ میں خیانت کرنے کی غیر شریفانہ کارروائی سے بھی شرم محسوس نہیں کرتے ۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مذکورہ بالا خطبہ سے دنیا کا کوئی شریف۔ ہوشمند اور دیانتدار انسان وہ مطلب نہیں سمجھ سکتا۔ جو مدیر آریہ گزٹ کو القاء ہوا ہے ۔

61

پنڈت دیانند اور میدان سیاست

ہم نے متعدد بار اس حقیقت کو پورے زور کے ساتھ پیش کیا ہے۔ کہ آریہ سماج ایک سیاسی جماعت ہے۔ اور اس کی تمام سرگرمیاں ہندوستان میں انقلاب پیدا کر کے ہندو راج کے قیام کے لئے ہیں۔ پنڈت دیانند کی شہرۂ آفاق تصنیف "ستیارتھ پرکاش" میں اس قسم کے کئی حوالہ جات موجود ہیں۔ اور پھر انقلاب انگیز اور شورش پسند لوگوں کے آریہ سماج سے تعلقات بھی اس بات کا ناقابل تردید ثبوت ہیں۔ لیکن چونکہ چند سال پہلے سیاسی اور انقلاب پسند افراد یا سوسائٹیوں کے خلاف حکومت کی طرف سے سخت تشدد کی کارروائیاں عمل میں لائی جاتی تھیں اس لئے آریہ سماج محض اس تعزیر یا بازپرس کے خوف سے اس حقیقت پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتی رہی۔ مگر اب کہ ملک میں سیاسی شورش بڑھ رہی ہے۔ اور ایک طبقہ میں شورش پسندوں کو کچھ نہ کچھ وقعت حاصل ہوتی جا رہی ہے۔ آریہ سماج نے بھی پر پرزے نکالنے شروع کئے ہیں۔ اور اپنی اصلی حالت میں دنیا کے سامنے ظاہر ہونے لگی ہے۔ "پرکاش" (۲۰ اپریل) لکھتا ہے :-

"مہاتما گاندھی کا جو بھی پروگرام تعمیری یا تخریبی ملک کے سامنے ہے۔ . . . . اس معاملہ میں رشی دیانند اور مہاتما گاندھی کے خیالات میں اس قدر تطابق ہے۔ کہ اگر کسی کو یہ شک پیدا ہو جائے۔ کہ مہاتما گاندھی نے اپنے خیالات رشی دیانند سے لئے ہیں۔ تو کوئی تعجب نہیں۔ اگرچہ بطور امر واقعہ کے درست نہیں۔ مہاتما گاندھی کے بائیکاٹ کا سارا پروگرام رشی دیانند کی پستکوں میں موجود ہے"۔

ہمیں اس امر سے خوشی ہے۔ کہ حالات کو ایک حد تک موافق دیکھ کر آریہ سماج کو بھی اپنی اصلی حیثیت میں ظاہر ہونے کی ہمت ہوئی مگر جب انہیں اقرار ہے۔ کہ رشی دیانند کی پستکوں میں حکومت انگریزی کے بائیکاٹ کے پروگرام پر سیر کن بحث کی گئی ہے۔ تو انہیں اتنی سی بات ماننے میں کیا عذر ہے۔ کہ رشی دیانند ایک انقلاب پسند آدمی تھے جنہوں نے آریہ سماج کی بنیاد کسی مذہبی یا تمدنی اصلاح کے لئے نہیں بلکہ ہندوستان میں ہندو راج قائم کرنے کی نیت سے رکھی تھی ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

ہمارے لئے امن کی ایک ہی صورت ہے

کہ

دُنیا پر غالب آجائیں

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ

فرمودہ ۱۸- اپریل سنہ ۱۹۳۰ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

چونکہ آج نماز کے بعد انشاء اللہ تعالےٰ مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوگا۔ اس لئے میں ایک تو خطبہ جمعہ نہایت اختصار سے پڑھنا چاہتا ہوں۔ اور دُوسرے عصر کی نماز جمعہ کے ساتھ جمع کر کے پڑھاؤنگا تا وُہ کام جو ایک

ملّی اور اجتماعی کام

ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے سلسلہ کے کاموں میں سے ایک ہے زیادہ توجہ سے سرانجام دیا جا سکے:-

اللہ تعالےٰ کی یہ سنت ہے۔ کہ وُہ اپنے بندوں کو ان کے فرائض ادا کرنے کا ایک موقعہ دیتا ہے۔ لیکن جب وُہ کسی قدر

سستی اور کوتاہی

سے کام لینے لگ جاتے ہیں۔ تو پھر وُہ ایسے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ علاوہ دینی ضرورتوں کے دنیوی حالات بھی ایسے پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو ان فرائض کے ادا کرنے کے لئے انہیں مجبور کر دیتے ہیں۔ ایسے حالات بظاہر ابتلاء ہوتے ہیں۔ لیکن حقیقتاً وہ ایک

بہت بڑی کامیابی کا پیش خیمہ

ہوتے ہیں۔ رسُول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری دُنیا کی طرف مبعوث ہو کر آئے تھے۔ اور دُنیا کا کوئی کونہ اور علاقہ ایسا نہیں تھا جس کی ہدایت اور راہ نمائی آپؐ یا آپؐ کے متبعین کے ذمّہ نہ تھی۔ لیکن با ایں ہمہ ایک لمبے عرصہ تک مُسلمان مکہ سے باہر نہ نکلے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ گویا انہوں نے اپنے دل میں فیصلہ کر لیا تھا۔ کہ اسلام کو پہلے مکہ میں پوری طرح قائم کر کے پھر دوسری دُنیا کو مخاطب کریں گے۔ لیکن

اللہ تعالےٰ کی مشیت

اس کے خلاف تھی۔ وُہ کچھ اور ہی چاہتا تھا۔ اس لئے اس نے کفار مکہ اور ان میں سے خصوصاً ان شریروں کو جو خدا تعالےٰ کی ازلی لعنتوں کے نیچے تھے ابھارا۔ کہ مسلمانوں پر

مکہ کی رہائش کا قافیہ تنگ

کر دیں۔ مسلمانوں نے اسے ایک ابتلاء سمجھا۔ اور واقعہ میں یہ ابتلاء تھا مسلمانوں نے اسے اپنے لئے بظاہر ایک مصیبت خیال کیا۔ اور اس میں کیا شک ہے۔ کہ واقعہ میں وہ مصیبت تھی۔ اور انہوں نے پُرنم آنکھوں اور مغموم دلوں کے ساتھ اس وادی غیر ذی زرع کو چھوڑا جہاں دو ہزار سال قبل ان کے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کو لا کر بسایا تھا۔ وُہ اس ورثہ کی محبت کو چھوڑنے کے لئے مجبور ہو گئے۔ جو دو ہزار سال سے اباً عن جدٍ ان کو ملتی آئی تھی۔ مکہ والے خوش تھے۔ انہوں نے سمجھا۔ ہم نے اسلام کا نام مٹا دیا۔ اور مسلمان غمگین تھے۔ کہ وُہ

نُور کے مرکز

سے جدا ہونے پر مجبور کئے جا رہے ہیں۔ اور اس مقام سے نکالے جا رہے ہیں جس کو خدا تعالےٰ نے اسلام نازل کرنے کے لئے چنا۔ لیکن اللہ تعالےٰ کا منشاء اور تھا۔ اور وہ یہ بتانا چاہتا تھا۔ کہ اسلام ایک وقت میں ہی مختلف ممالک میں پھیلے گا۔ اور وُہ

تبلیغ کے لئے نئے راستے

کھولنا چاہتا تھا۔ مُسلمانوں نے حبشہ اور مدینہ کی طرف ہجرت کی اور خدا تعالےٰ نے انہیں ان جگہوں پر لا کر ڈال دیا۔ جو اپنے اندر اسلام کو قبول کرنے کی مکہ سے زیادہ صلاحیت رکھتی تھیں۔ حبشہ میں اگرچہ لوگ زیادہ تعداد میں تو داخل اسلام نہ ہُوئے۔ لیکن وہاں کے بادشاہ کو خدا تعالےٰ نے اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ جس سے اسلام کی ایک ہیبت طاری ہو گئی۔ اور وقار قائم ہو گیا۔ اور مدینہ میں اگرچہ امراء نے اسلام قبول نہ کیا۔ لیکن عوام کثرت سے مسلمان ہو گئے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے مدینہ ہی وُہ مقام ہُوا جہاں سے اسلام کے لئے چاروں طرف سے تیر اندازی ہونی تھی۔ اور اس طرح وہی ابتلاء اور رنج کی کیفیت خوشی کا باعث اور

اسلام کی ترقی کا موجب

ہو گئی:-

پس اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو ابتلاء آتے ہیں۔ وہ اپنے اندر برکت رکھتے ہیں۔ بشرطیکہ لوگ انہیں بابرکت ہونے کا موقعہ دیں۔ میں دیکھتا ہُوں۔ کہ بار بار توجہ دلانے کے باوجود جماعت تبلیغ کی طرف اس قدر توجہ نہیں دے رہی۔ جتنی دینی چاہیئے۔ میں نے بار بار توجہ دلائی ہے۔ کہ اپنی

پُوری طاقت سے تبلیغ

کرو۔ اور لوگوں تک احمدیت پہونچاؤ۔ اور اس میں کچھ شک نہیں کچھ دوست ہیں۔ جو اس طرف توجہ کرتے ہیں۔ لیکن باقی رات دن اس سے غافل رہتے ہیں۔ ہفتوں کے بعد ہفتے۔ مہینوں کے بعد مہینے۔ بلکہ سالوں کے بعد سال گذرتے جاتے ہیں۔ لیکن ان کے ذریعہ کسی کو ہدایت نصیب نہیں ہُوتی۔ ان کی سستی کو دیکھکر اللہ تعالےٰ نے ہماری جماعت کے لئے

چند ایک ابتلاء

پیدا کئے ہیں۔ تاکہ اگر جماعت کے دوست دوسروں کی ہدایت کے لئے احمدیت کو نہیں پھیلاتے تو یہ سمجھ کر کہ

ساری دُنیا ہماری دُشمن

ہے۔ اور جب تک ہم ساری دنیا کو احمدیت میں داخل نہ کر لیں۔ ہمارا کوئی ٹھکانا نہیں۔ اور کبھی چین سے زندگی بسر نہیں کر سکتے تبلیغ کی طرف متوجہ ہوں:-

دُوسرے لوگ جب دیکھتے ہیں۔ کہ ہم سے انہیں فائدہ پہونچ رہا ہے۔ تو وُہ شاباش اور آفرین کہنے لگ جاتے ہیں۔ اور ہمارے بعض سیدھے سادے بھائی اس وہم میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ کہ اب تو ساری دُنیا ہم سے خوش ہے۔ حالانکہ ان کی شاباش کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے۔ جیسے چیتے سے شکار لینے کیلئے شکاری اُسے تھپکی دیتا ہے۔ یا باز کو کسی جانور پر چھوڑنے سے پہلے اسے تھپکی دیتے اور چمکارتے ہیں

اور اس کے یہ معنے نہیں ہوتے۔ کہ شکاری چیتے یا باز کو دل سے بھی اسی طرح پیار کرتا ہے۔ جس کا وُہ اظہار کر رہا ہے۔ بلکہ یہ صرف اس سے

اپنا مطلب نکالنے کے لئے

کیا جاتا ہے۔ اور ایسا کرتے ہُوئے بھی شکاری اس سے غافل نہیں ہو جاتا۔ وُہ اس امر کا برابر خیال رکھتا ہے۔ کہ وُہ بھاگ نہ جائے۔ یا مجھ پر ہی حملہ نہ کر دے۔ یہی حال دوسری اقوام کا ہے۔ جب کسی مشکل کے وقت انہیں

منظم جماعت کی خدمات

کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو وُہ ہمیں تھپکی دیتے ہیں۔ اور شاباش کہتے ہیں۔ اور اس سے بعض احمدی خیال کر لیتے ہیں۔ کہ وُہ ہمارے دوست ہیں۔ حالانکہ جب تک ایک انسان

احمدیت کا جامہ زیب تن

نہیں کر لیتا۔ وہ خواہ ہم سے کتنا بھی ہمدردی کا دعوےٰ کرنے والا کیوں نہ ہو۔ وُہ آج نہیں۔ تو کل ضرور ہم سے دُشمنی کرے گا۔ پس ان ابتلاؤں کے ذریعہ اللہ تعالےٰ ہمیں متوجہ کرتا ہے کہ اگر اس کے لئے۔ اسلام کے لئے اور احمدیت کی محبت کے لئے ہم احمدیت کو نہیں پھیلاتے۔ تو یہی سمجھکر اسے پھیلانے میں لگ جائیں۔ کہ ہمارا اور ہماری اولاد کا امن وامان اور آسائش

احمدیت کی اشاعت

سے وابستہ ہے ؛

ہندوستان میں انقلاب پیدا ہونے والا ہے۔ اور ہندوستانیوں میں اس وقت جو جذبہ حریت پیدا ہو رہا ہے۔ گورنمنٹ زیادہ دیر تک اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ بے شک وُہ مقابلہ تو کرے گی لیکن آہستہ آہستہ وُہ خود بخود ہندوستانیوں کو حقوق دینے پر آمادہ ہو جائیگی اور وُہ نادان احمدی جو ایک حد تک تحریک حریت کو ہندوستان کے لئے مفید سمجھتے ہیں۔ اس وقت دیکھیں گے۔ کہ وُہ لوگ جن کی ظاہر داری کو دیکھکر وُہ انہیں اپنا ہمدرد سمجھتے ہیں۔ ان کی مثال بعینہ اس بلی کی طرح ہے۔ جس کا جسم نہایت ملائم اور ریشم بہت نرم لیکن ناخن خوفناک ہوتے ہیں۔ اور وہ دیکھیں گے۔ کہ کس طرح ان کی آنکھوں کو نکالنے اور چہرہ کو نوچنے کی کوشش کرتے ہیں سلسلہ احمدیہ ایک

الٰہی سلسلہ

ہے۔ اور الٰہی سلسلوں سے قومیں صلح کرکے نہیں ہا کرتیں۔ جس سلسلہ کے ماننے والے ابتداء میں ہی پھولوں پر سے گذرتے ہیں۔ وُہ سلسلہ خدا تعالےٰ کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالےٰ کے پیارے ابتدائی حالت میں ہمیشہ کانٹوں پر سے ہی گذرتے ہیں اور اگر تم بھی اللہ کے پیارے ہو تو اس وقت تک کہ تمہاری بادشاہت نہ قائم ہو جائے۔ تمہارے راستہ سے یہ کانٹے ہرگز دُور نہیں ہو سکتے۔ اور تمہیں کبھی بھی امن وامان

حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور اگر آج کسی وجہ سے سُکھ ہے۔ تو کل یقیناً پھر دکھ کی حالت ہو جائے گی۔ انگریزی حکومت پر ہمیں ایک حد تک حُسن ظن ہے۔ لیکن اگر احمدیت سرعت کے ساتھ ترقی کرنے لگ جائے۔ تو یہ حکومت بھی تم سے وہی سلوک کرنے لگے گی۔ جو دوسری قومیں کر رہی ہیں۔ اس لئے جب تک ہم تمام

دنیا کے لوگوں کے اندر احمدیت

کو نہ پھیلائیں۔ اور ان کے نفوس میں نیک تبدیلی نہ پیدا کریں۔ اس وقت تک ہمیں حقیقی امن نصیب نہیں ہو سکتا۔ ہمارے دعوے خواہ کچھ ہوں۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ تحمل و بردباری کی تعلیم میں ہم حضرت مسیح علیہ السلام سے بڑھ کر نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ہم تو

ضرورت کے وقت بدلہ لینا

بھی جائز سمجھتے ہیں۔ لیکن مسیحؑ کی تو یہی تعلیم ہے۔ کہ اگر کوئی ایک گال پر تھپڑ مارے۔ تو دوسرا بھی اس کے آگے پھیر دو۔ اور یہ تعلیم خواہ کس قدر بھی خلاف زمانہ کیوں نہ ہو۔ لیکن اس میں کیا شبہ ہے کہ ایک مدت تک اس پر عیسائیوں کا عمل رہا ہے۔ مگر کیا اس پر بھی انہیں امن نصیب ہوا۔ کیا رومن حکومت نے عیسائیت کو آرام سے ترقی کرنے کا موقعہ دیا۔ نہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ ہزاروں۔ لاکھوں عیسائی جان سے مارے گئے۔ ان کو اپنے گھر بار اور جائدادیں وغیرہ چھوڑ کر غاروں میں زندگیاں بسر کرنی پڑیں۔ کیونکہ اس وقت یہ حالت تھی۔ کہ جہاں کوئی مسیحی نظر آتا۔ اسے قتل کر دیا جاتا۔ حتیٰ کہ خدا تعالےٰ نے ان کی نصرت کی۔ اور روم کا بادشاہ عیسائی ہو گیا۔ اور عیسائیوں کو ان مظالم سے نجات حاصل ہُوئی۔ پس یہ خیال کہ ہم کسی سے لڑتے نہیں۔ ہمارا بھی کوئی دُشمن نہیں ہو سکتا غلط ہے۔ کیونکہ جب مسیح کی اس قدر نرم اور بردباری کی تعلیم کی موجودگی میں بھی عیسائیوں کو امن نصیب نہ ہُوا۔ تو ہمیں جن کا یہ اعتقاد ہے۔ کہ کسی وقت بدلہ لینا بھی ضروری ہوتا ہے۔ اس خیال سے مطمئن نہیں ہو جانا چاہیئے۔ کہ ہم کسی کا کچھ نہیں بگاڑتے۔ اس لئے ہمیں بھی کوئی نقصان نہیں پہونچائے گا۔ ہماری بھلائی کی صرف ایک ہی صورت ہے۔ اور وُہ یہ کہ

تمام دنیا کو اپنا دُشمن

سمجھیں۔ تا ان پر غالب آنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ جب تک مخالفت نہ ہو۔ ترقی بھی نہیں ہو سکتی۔ تمام انبیاء کی جماعتیں ایک ہی جیسی ہوتی ہیں۔ پہلوں میں ہم سے زیادہ ایمان نہ تھا۔ اور اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالےٰ کے ویسے ہی مرسل ہیں جیسے کہ دوسرے انبیاء۔ تو ہمیں بھی کوئی شک نہیں کہ انکی اور دوسرے انبیاء کی جماعتوں میں بھی یکرنگی ضروری ہے۔ ان جماعتوں کی ترقی بھی پوری طرح اسی وقت ہوئی جب مخالفین کی طرف سے ان پر عافیت تنگ کی گئی۔ جب ان کی زندگی کو تلخ کر دیا گیا۔ تو وُہ بھی بیدار ہُوئے۔ اور جب دیکھا کہ ہماری تباہی کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جاتا۔

تو انہوں نے مخالفین کو تباہ کر دیا۔ اور ان کی مشتعل کردہ آگ میں خود جلنے کی بجائے انہی کو جلا کر رکھدیا ؛

پس ان ابتلاؤں سے جو اس وقت ہماری جماعت پر آ رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ چاہتا ہے۔ کہ وُہ تمہاری آنکھیں کھولدے اور بتا دے۔ کہ

تمام دُنیا تمہاری دُشمن

ہے۔ اور ہم اس وقت تک آرام سے نہیں رہ سکتے جب تک دُنیا کو اپنے رنگ میں رنگین نہ کر لیں۔ اور اگر مخالفت کی یہ آگ بھی جماعت کی آنکھیں کھولنے کا باعث نہ ہوئی۔ تو خدا تعالےٰ اس آگ کو اور زیادہ بھڑکائیگا۔ حتےٰ کہ باپ کا بیٹا۔ اور بھائی کا بھائی دُشمن ہو جائے گا۔ تمہارے لباسوں میں آگ ہوگی۔ تمہارے گھروں میں آگ ہوگی۔ اور تمہاری چارپائیوں میں بھی آگ ہوگی۔ اور تمہیں اپنے

چاروں طرف آگ

ہی آگ نظر آئے گی۔ اس وقت آرام سے کوئی نہ سو سکے گا۔ اور ہر ایک مجبور ہو جائے گا۔ کہ اس مشتعل شدہ آگ کو بجھائے۔ پس بجائے اس کے کہ خدا تعالےٰ تمہارے ہر ایک ذرہ ذرہ میں آگ لگا کر تمہیں بیدار کرے۔ خود بخود بیدار ہو جاؤ۔ اور پیشتر اس کے کہ آگ لگے۔ اپنے اوپر

خدا تعالےٰ کی رحمت کا پانی

چھڑک کر اس سے محفوظ ہو جاؤ۔ کیونکہ جس طرح آگ پر پانی پڑنے سے وُہ بجھ جاتی ہے۔ اسی طرح اگر کسی چیز پر پانی پڑا ہو۔ اور وُہ گیلی ہو چکی ہو۔ تو اس پر بھی آگ اثر نہیں کرتی ؛

پس میں اس موقعہ پر کہ

مختلف جماعتوں کے نمائندے

یہاں موجود ہیں۔ توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وُہ واپس جا کر تبلیغ کے پہلو کو جلد از جلد مضبوط کرنے کی کوشش کریں۔ اور دیوانہ وار اس کام میں لگ جائیں۔ تا اللہ تعالےٰ دیکھ لے۔ کہ ان کے اندر آگ لگانے کی اب ضرورت نہیں۔ اور وُہ مخالفت کی اس آگ کو بجھا دے میں

اللہ تعالےٰ سے دعا

کرتا ہوں۔ کہ وُہ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ کہ ہم ان فرائض کو کما حقہ ادا کر سکیں۔ جن کی ادائیگی ہمارے ذمہ لگائی گئی ہے ؛

نبی کا علم

ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے عرض کیا۔ نبی کو علم ذاتی ہوتا ہے کیسی مدرسہ یا استاد سے تعلیم حاصل نہیں کرتا۔

حضور نے اس کا جواب دیا۔ یہ اصل نہ قرآن کریم میں لکھا ہے۔ نہ کسی اور کتاب میں آیا ہے۔ اگر یہ صحیح ہو۔ تو حضرت سلیمانؑ کو لکھنا کہاں سے آ گیا۔ اور اگر کہو۔ کہ خدا نے سکھا دیا تھا۔ تو پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیوں نہ سکھایا۔ جن سے بڑا کام لینا تھا اور پھر خدا نے اگر سکھایا تب بھی وُہ امی کہلائینگے۔ حالانکہ یہ لقب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ اگر سب نبی امی ہوتے ہیں۔ تو پھر رسول اللہ کا نام امی کیوں رکھا گیا ہے۔ پیا نویسِ معظم [illegible]

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اشرار النّاس کی فتنہ انگیزیاں

فتنہ پردازوں کے خلاف جماعت احمدیہ میں غم و غصّہ

جماعت احمدیہ کراچی

(۱) جماعت احمدیہ کراچی کا غیر معمولی جلسہ جو ۱۳ اپریل احمدیہ لائبریری میں منعقد ہوا۔ اپنے محترم خلیفہ کی خدمت میں جس نے اپنی پاک زندگی سے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ آج صرف اسی کی ایک ذات بابرکات ہے۔ جو کیا بلحاظ تقویٰ و طہارت اور کیا بلحاظ علم و عرفان نیز اسلامی غیرت و حمیّت کے دنیا کے لئے نمونہ ہے عرض کرتا ہے۔ کہ ہم حضور اور حضور کے متعلقہ ہر فرد بلکہ سلسلہ کی ہر عزت و آبرو کے تحفظ کے لئے جو ہمارے نزدیک ہماری اپنی جانوں سے بدرجہا اعلےٰ و افضل ہے اپنی حقیر جانیں قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔

(۲) یہ جلسہ گورنمنٹ کی اس سستی اور بے توجہی کو جو ایڈیٹر مباہلہ و زمیندار لاہور اور ہیچو جملہ دیگر کمینہ اور مفسدہ پرداز لوگوں کے متعلق برت کر اور کوئی امتناعی کارروائی نہ کر کے ہمارے صبر کی بے جا آزمائش کرتی ہے۔ نہایت نفرت اور حقارت سے دیکھتا ہے۔ اور متنبہ کرتا ہے۔ کہ اگر اس نے جلد ہی کوئی ایسی عملی کارروائی نہ کی۔ جس سے مفسدین قرار واقعی طور پر اپنی ناپاک شرارت کی سزا کو نہ پہنچیں۔ تو یہ جماعت مجبوراً اس بارے میں خود کھڑی ہوگی۔ اور اپنے مقتداء اور مطاع امام کے ناموس کے تحفظ کے لئے وہ کسی قربانی سے دریغ نہ کریگی۔ جس کی تمام ذمّہ واری خود گورنمنٹ پر عائد ہوگی۔ (آغا محمد عبد الرحیم جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ کراچی)

جماعت احمدیہ بنگلور و شیموگہ

جماعت احمدیہ بنگلور و شیموگہ کا ایک غیر معمولی جلسہ ۱۲ اپریل بنگلور میں منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل ریزولیوشن متفق الرائے پاس ہوا۔

یہ جلسہ ان مفسدہ پرداز مرتد مستریوں اور انکے حامی خبیث منافقوں کے ناپاک حملوں کو جو انہوں نے اپنے اخبار "مباہلہ" کے ذریعہ ہمارے امام ہمام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کی ذات اقدس اور آپ کے حرم محترم و مطہر کی ناموس پر کئے ہیں۔ سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے ان پلیدوں پر صد ہزار لعنت بھیجتا ہے۔ اور گورنر پنجاب سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اس بارے میں کوئی ایسی کارروائی کریں۔ کہ جس سے ان فتنہ پرداز بدباطنوں کو سخت عبرت حاصل ہو۔ ورنہ ہم احمدی خود اپنے واجب الاحترام امام اور سلسلہ کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے اپنی جان و مال قربان کرنے اور ہر عملی تدابیر اختیار کرنے پر مجبور ہونگے۔

(غلام قادر شرقی سکرٹری انجمن احمدیہ بنگلور)

جماعت احمدیہ ضلع شیخوپورہ

انجمن احمدیہ شیخوپورہ کا ایک غیر معمولی جلسہ ۸ اپریل زیر صدارت چوہدری حاکم الدین صاحب بی اے ایل ایل بی پلیڈر شیخوپورہ منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں باتفاق رائے پاس ہوئیں۔

(۱) یہ جلسہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور خاندان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جہاں ہر ایک قسم کے ناپاک الزامات سے بری یقین کرتا ہے۔ وہاں ان کی خدمت میں اپنا ہدیہ عقیدت پیش کرتا ہے۔ اور ان کے دشمنوں کو اسلام کا دشمن سمجھتا ہے۔ اور مخالفین کے ناپاک اور شیطانی افتراؤں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

(۲) اخبار زمیندار آئے دن ہمارے مقدس امام کی ذات کے متعلق اور سلسلہ کی معزز خواتین کے متعلق تہذیب سے گرے ہوئے مضامین شائع کرتا رہتا ہے۔ اس کا یہ طریقہ انسانی اخلاق کا خون کر رہا ہے۔

(۳) یہ جلسہ گورنمنٹ پنجاب کو آگاہ کرتا ہے۔ کہ متعلقہ افسران کی خاموشی جہاں اخبار مباہلہ والوں کی ہمت افزائی کا باعث ہوئی۔ اور ہو رہی ہے۔ وہاں اس نے احمدیوں پر ثابت کر دیا ہے۔ کہ ذمہ وار افسر صرف ہنگامہ آرائی سے متاثر ہوتے ہیں:

نظر بریں حالات یہ جلسہ گورنمنٹ کو متنبہ کرتا ہے۔ کہ جو قوم عبد اللطیف اور نعمت اللہ خان جیسے بہادر شہید اور مظلوم پیدا کر سکتی ہے۔ وہ کبھی اپنی بے عزتی برداشت نہیں کریگی۔ اور اپنے مقدس امام کی خفیف سے خفیف ہتک کے لئے جان و مال تدبر واور اعزہ کو قربان کر دیگی۔

یہ جلسہ گورنر پنجاب سے اس امر کا پر زور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ مفسدہ پرداز مباہلہ والوں اور انکے حامیوں کی خباثت سے فضا کو پاک کریں۔ اور فوری تدابیر اختیار کریں۔ ورنہ احمدی دنیا خود اپنے امام اور سلسلہ کی عزت اور ناموس کے تحفظ کے لئے عملی تدابیر اختیار کرنے پر مجبور ہوگی۔ نیز ہم یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ اپنی بزدلی اور قلت تدبر کا ثبوت اس سے پیشتر مذبح قادیان کے موقعہ پر دے چکی ہے۔ مگر اب ہمارے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔

(۴) یہ جلسہ تمام احمدیہ جماعتوں سے درخواست کرتا ہے کہ وہ زمین و آسمان کی ازلی و ابدی گورنمنٹ سمیع و بصیر خدا سے دعائیں مانگیں۔ کہ وہ جلد حق و باطل کا فیصلہ کرے۔ اور اسلام کو خناس کے اس حملہ میں غلبہ عطا کرے۔

(چوہدری رحیم بخش سکرٹری جماعت احمدیہ شیخوپورہ)

جماعت احمدیّہ راولپنڈی

جماعت احمدیہ راولپنڈی کا ایک خاص جلسہ ۸ اپریل کو منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں۔

(۱) احمدیان راولپنڈی کا یہ جلسہ کارکنان، معاونین اور متعلقین اخبار مباہلہ کے شرارت آمیز۔ اشتعال دہ۔ مفتریانہ اور شرمناک پراپیگنڈے کے متعلق جو اخبار مذکور حضرت امام جماعت احمدیہ اور آپ کے اہل بیت اور ممبران سلسلہ عالیہ کے خلاف نہایت فحش اور حد سے زیادہ دل آزار طریق پر کر رہا ہے۔ غم و غصہ اور انتہائی رنج کا اظہار کرتا ہے۔ اور ان باحیانہ اور ناپاک حملوں کے متعلق جو وہ حضرت امام کی مقدس ذات پر کر رہے ہیں۔ انتہائی نفرت کو ضبط تحریر میں لاتا ہے اور گورنمنٹ کو جس کے سپرد امن و امان قائم رکھنے کی اور معزز اور مقتدر ہستیوں کی عزت و آبرو کی حفاظت کی ذمہ واری ہے۔ اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ کہ وہ اس ناپاک پراپیگنڈے کا فوراً سدباب کرے۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ اس شرارت کے نتیجہ میں ناگوار واقعات رونما ہوں۔ اس صورت میں ذمہ واری ان شریروں اور گورنمنٹ پر ہوگی۔

(۲) یہ جلسہ ان منافقین سے جو خفیہ طور پر کارکنان مباہلہ سے ملکر شرارت کر رہے ہیں۔ قطعی بیزاری کا اعلان کرتا ہے اور حضرت امام جماعت احمدیہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد کو اُن ناپاک الزامات سے جو ان پر کمینہ فطرت اور بے حیاء لوگوں کی طرف سے لگائے جاتے ہیں۔ بری یقین کرتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے درخواست کرتا ہے۔ کہ جلد سے جلد ایک کمیشن کے ذریعہ تحقیقات کرا کر ایسے منافقین کا پتہ لگایا جائے۔ اور جن لوگوں کے

متعلق ثابت ہو جائے کہ وہ اس ناپاک پراپیگنڈے میں کسی رنگ میں کسی طرح سے شریک ہیں۔ یا اعانت کرتے ہیں۔ خواہ وہ کسی حیثیت کے ہوں۔ انہیں جماعت سے خارج کر دیا جائے۔ اور انکی نام بنام علیحدگی کا اعلان کر دیا جائے۔ تاکہ جماعت انکے فتنہ سے محفوظ ہو جائے۔ (محمد عالم خان امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی)

جماعت احمدیہ کائیتاں ضلع ہوشیارپور

جماعت ہذا نے اپنے غیر معمولی جلسہ منعقدہ ۱۲ اپریل ۱۹۳۵ء میں مندرجہ ذیل ریزولیشنز باتفاق رائے پاس کئے۔

(۱) مباہلہ کے اُن گندے اور سراسر مفتریانہ اتہامات پر جو وہ ہمارے روحانی پیشوا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ پر جو ہم کو اپنی جان اور دنیا کی ہر ایک چیز سے عزیز ہیں لگا رہا ہے۔ اپنے دلی رنج اور غصہ کا اظہار کرتا ہے۔

(۲) اخبار زمیندار لاہور کے اس رویہ کی بھی پرزور مذمت کرتا ہے۔ جو اس نے مباہلہ کے ناپاک پروپیگنڈا کی تائید میں شروع کر رکھا ہے۔ (خاکسار غلام محی الدین سکرٹری جماعت)

جماعت احمدیہ سیکھواں

۱۰ اپریل جماعت احمدیہ سیکھواں ضلع گورداسپور نے جلسہ منعقد کر کے باتفاق رائے حسب ذیل ریزولیوشن پاس کیا۔ یہ جلسہ اخبار مباہلہ اور اس کے کارکنان کے ان ناپاک گندے اور اشتعال انگیز مضامین پر جو انہوں نے ہمارے آقا و پیشوا حضرت امام جماعت احمدیہ کی ذات ستودہ صفات کے خلاف نیز خواتین خاندان حضور کے خلاف شائع کر کے ہمارے دلوں کو سخت مجروح کر دیا ہے۔ نفرت اور حقارت کا اظہار کرتا ہے۔

ان لوگوں نے عمداً مفتریانہ مضامین شائع کر کے نقض امن کے اسباب پیدا کر دیئے ہیں۔ اگر گورنمنٹ عالیہ نے اپنے قانون نافذ الوقت کے ماتحت اخبار مباہلہ کو ضبط کر کے اس کے کارکنان کو سخت سے سخت سزائیں نہ دیں۔ تو کوئی تعجب نہیں۔ نقض امن ہو جائے۔ کیونکہ جماعت احمدیہ اپنے آقا و پیشوا کے خلاف بیجا اور مفتریانہ الزامات نہیں سن سکتی۔ (خیر الدین امیر جماعت احمدیہ سیکھواں)

جماعت احمدیہ نوشہرہ ککے زئیاں

۱۳ اپریل ۱۹۳۵ء جماعت ہذا نے ایک خاص جلسہ میں متفقہ طور پر حسب ذیل ریزولیوشن پاس کیا۔

چونکہ اخبار مباہلہ نے خصوصاً اور زمیندار نے عموماً ہمارے مطاع حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذات مبارک اور حضور کے اہل بیت پر سخت کمینہ حملے کئے ہیں۔ جو شرافت اور انسانیت سے بعید ہیں۔ اس لئے جماعت ہذا ہر دو اخباروں کے ناپاک رویہ کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اور اس پر اظہار بیزاری کرتی ہے۔ اور گورنمنٹ کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش کرتی ہے۔ کہ وہ اس کے متعلق مناسب کارروائی کرے۔ کیونکہ ان ہر دو اخبارات کے معاندانہ رویہ سے حضور ملک معظم کی رعایا کے دو مختلف طبقوں میں سخت منافرت پھیلنے کا اندیشہ ہے۔

(خاکسار غلام نبی سکرٹری انجمن احمدیہ نوشہرہ ککے زئیاں)

جماعت احمدیہ سٹروعہ

جماعت احمدیہ سٹروعہ کا خاص اجلاس مورخہ ۱۱ اپریل منعقد ہوا۔ اور حسب ذیل قراردادیں پاس ہوئیں۔

(۱) ہم غلامان حضرت مسیح موعود مستریوں کے ناپاک اور اشتعال انگیز پروپاگنڈا کے خلاف جو وہ ہمارے محبوب ترین آقا کی ذات اور حضور کے خاندان کی محترم خواتین کے متعلق کر رہے ہیں۔ نہایت نفرت اور غم و غصہ کا اظہار کرتے ہیں۔

(۲) اخبار "زمیندار" کی اس گندی روش کو جو کہ وہ مباہلہ قادیان کے ناپاک مضامین کو اشاعت دے رہا ہے نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

(۳) حیرت ہے۔ کہ گورنمنٹ مدت سے اس نہایت خبیثانہ فعل کو جو دس لاکھ افراد کے محترم اور پاک امام کے خلاف محض عداوت و بغض کی بناء پر کیا جا رہا ہے۔ خاموشی سے دیکھ رہی ہے۔ اور اپنی وفادار رعایا کی غیر معقول طور پر صبر آزمائی کر رہی ہے۔

(۴) ہم غلامان حضرت امام پاک۔ گورنمنٹ کو جو اپنی اس خاموشی سے اپنی ایک وفادار رعایا کے جذبات اور احساسات سے کھیل رہی ہے۔ متنبہ کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ ایسے شریروں کے خلاف جلد سے جلد قانونی کارروائی کر کے احمدی جماعت کو شکر گذاری کا موقعہ بہم پہنچائے۔ ورنہ اگر کوئی فساد ہوا۔ تو اس کی ذمہ واری خود گورنمنٹ پر ہوگی۔

(خاکسار جیجو خان امیر جماعت احمدیہ سٹروعہ)

جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں

۱۲ اپریل انجمن احمدیہ ڈیرہ غازیخان کا خاص اجلاس ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوا۔

(۱) جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان اخبار مباہلہ اور اس کے ہم نوا اخبارات کے خبیثانہ کمینہ اور شر آمیز۔ اشتعال انگیز رویہ کے خلاف جو انہوں نے ہمارے پاک اور واجب الاطاعت امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور آپ کے اہل بیت اور ذریت مطہرہ کے خلاف اختیار کر رکھا ہے۔ پرزور طور پر احتجاج بلند کرتی ہے۔ اور گورنمنٹ کی خدمت میں استدعا کرتی ہے۔ کہ قانونی مشینری کو حرکت میں لایا جائے۔ اور ان کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ اور اس امید کا اظہار کرتی ہے کہ گورنمنٹ اس نازک وقت میں پورے فہم اور تدبر سے کام لے کر ایک پابند آئین اور قانون کا احترام کرنے والی جماعت کے حقوق کا لحاظ کرتی ہوئی اس کے جذبات کو کسی خلاف آئین قانون کی صورت میں نمودار ہونے سے روکنے میں امام جماعت احمدیہ کا ہاتھ بٹائے گی۔ (محمد عثمان سکرٹری)

جماعت احمدیہ بھیرہ

سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ کی طرف سے حسب ذیل تار گورنر پنجاب کو بھیجا گیا۔ جماعت احمدیہ بھیرہ ان گندے ناپاک اور مفتریانہ حملوں پر جو اخبار مباہلہ اور زمیندار میں ہمارے روحانی پیشوا حضرت امام جماعت احمدیہ پر کئے جاتے ہیں۔ نہایت نفرت و حقارت اور دلی رنج کا اظہار کرتی ہے۔

(سکرٹری انجمن احمدیہ بھیرہ)

احمدیہ انجمن انصار اللہ مونگھیر

۱۲ اپریل انجمن انصار اللہ کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ اور باتفاق رائے حسب ذیل ریزولیشنز پاس کئے گئے۔

(۱) یہ انجمن امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہر ایک قسم کے گندے اور ناپاک اتہامات سے بالکل بری الیقین کرتی ہے۔ اور حضور اقدس کی خدمت بابرکت میں نہایت خلوص دل سے ہدیہ عقیدت پیش کرتی ہے۔ اور حضور کے دشمنوں کو خدا اور رسول کا دشمن خیال کرتی ہے۔

(۲) یہ انجمن "مباہلہ" والوں کے اس ناپاک اور خبیثانہ پروپاگنڈا سے جو ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذات ستودہ صفات اور آپ کے حرم پاک کے متعلق وہ کر رہے ہیں۔ سخت بیزار ہے اور انتہائی غم و غصہ کا اظہار کرتی ہے۔ (۳) یہ انجمن گورنمنٹ پنجاب کی توجہ اس امر کی طرف بھی منعطف کرانا چاہتی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ ایک منظم جماعت ہے۔ جس کی عنان اسکے واجب الاطاعت امام کے ہاتھ میں ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ کارکنان "مباہلہ" اور اس کے معاونین کی شرارتیں حد سے گذر چکیں۔ جماعت احمدیہ نے اپنے امام کی تعلیم و تلقین کے ماتحت قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیا۔ ایسی حالت میں گورنمنٹ کا فرض ہے کہ پرامن فضاء کو مکدر ہونے سے جہاں تک جلد ممکن ہو بچائے۔

(سکرٹری انجمن انصار اللہ مونگھیر)

وصیتیں

نمبر ۳۱۰۱ :- میں رضیہ بیگم زوجہ چودھری کمال الدین قوم راجپوت عمر ۲۰ سال بیعت ۱۹۱۹ء ساکن ..... ضلع لدھیانہ (حال مردان بکٹ گنج) بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ ۱۹ / ستمبر ۱۹۲۹ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ زیور طلائی ۱۲ تولہ۔ نقرئی ۲۶ تولہ نقد مبلغ ..... روپیہ کل نقد و قیمت زیور بموجب نرخ موجودہ ..... روپیہ ہے۔ اس میں سے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور مندرجہ بالا رقم کا ۱/۳ حصہ بہ شرط اول سے وصیت ہذا کے ساتھ داخل کرتی ہوں۔ اور آئندہ بھی ۱/۳ حصہ ہمیشہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں (اگر نقدی کی صورت میں کوئی آمدن میرے پاس آتی رہی۔ تو کرتی رہونگی) اور اگر میری وفات کے بعد مندرجہ بالا جائداد کے علاوہ کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ رضیہ بیگم موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد۔ کمال الدین خاوند موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد۔ فضل الدین سب اورسیر گواہ شد۔ محمد عبد اللہ پٹواری

نمبر ۳۱۸۳ :- میں غلام محمد ولد نواب خان جٹ پیشہ زمینداری عمر قریباً ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ..... ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ ۲۷ / دسمبر ۱۹۲۹ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں (۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ (۳) میری موجودہ جائداد چک نمبر ۱۱/۳۰ میں نصف مربع آبکاری احاطہ ..... اراضی موضع ستارپور ضلع سیالکوٹ جو میرے حصہ کی ہے

العبد۔ غلام محمد بقلم خود۔ گواہ شد۔ محمد شریف وکیل منٹگمری گواہ شد۔ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ سب اسسٹنٹ سرجن

نمبر ۳۲۱۲ :- میں پیر محمد اکبر ولد پیر سلطان احمد قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال بیعت اگست ۱۹۱۷ء ساکن گولیکے ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ ۲۴ / جنوری ۱۹۳۰ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ ماہوار آمد ..... روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

العبد۔ بقلم خود محمد اکبر ہیڈ ماسٹر مزار ضلع اٹک۔ گواہ شد۔ کرم داد خان جمعدار کیمل کور نمبر ۳ کیمل پور۔ گواہ شد۔ محمد حسین بقلم خود انڈین ملٹری ہاسپٹل کیمل پور

نمبر ۳۱۴۲ :- میں علم الدین ولد اللہ دتا قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۱۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹالیاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ / ۱۲ / ۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۲۰/۸ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط

العبد۔ علم الدین حال وارد قادیان۔ گواہ شد۔ عاجز محمد ابراہیم سکرٹری وصایا ننکانہ صاحب حال وارد قادیان۔ گواہ شد۔ محمد حسین احمدی گھٹالیاں حال وارد قادیان ۲۹ / ۱۲ / ۲۹

نمبر ۳۱۲۷ :- میں فاطمہ بی بی زوجہ میاں محمد عیسیٰ قوم ارائیں عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن زیرہ ضلع فیروزپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ / دسمبر ۱۹۲۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ (۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر ..... ہے جس میں سے مبلغ ۱۱۰ روپے بصورت زیور کے ہے۔ اور باقی ابھی واجب الوصول ہے

العبد۔ نشان انگوٹھا فاطمہ بی بی حال وارد قادیان ۳۰ / ۱۲ / ۲۹ گواہ شد۔ محمد عیسیٰ خاوند موصیہ بقلم خود۔ حال وارد قادیان۔ گواہ شد خاکسار علی محمد کلارک ملٹری ورکوکس حال وارد قادیان ۳۰ / ۱۲ / ۲۹

نمبر ۳۲۰۵ :- میں عبد الحمید ولد شیخ عبد الرحیم صاحب پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال بیعت ۱۹۲۱ء ساکن دھلی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ ۱۲ / جنوری ۱۹۳۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ ماہوار آمد مبلغ ۷۹ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ موصی عبد الحمید سکرٹری تبلیغ دہلی کوارٹر ۴۵ لیک سکوائر دہلی گواہ شد۔ غلام حسین بقلم خود سکرٹری انجمن احمدیہ دھلی۔ گواہ شد۔ عبد المجید احمدی۔ بی۔ اے۔ مولوی فاضل سکرٹری تعلیم و تربیت دھلی۔

نمبر ۳۲۰۷ :- میں سراج دین ولد کھیون قوم ارائیں پیشہ زراعت و ملازمت عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بکھیوان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ ۱۲ / جنوری ۱۹۳۰ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت صرف ایک قطعہ زمین قیمتی ۱۰۰۰ روپیہ واقعہ بکھیواں ہے۔ اور ..... روپیہ ماہوار تنخواہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور بوقت وفات میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت کردوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ فقط۔ العبد سراج دین بقلم خود۔ گواہ شد غلام حسین بقلم خود سکرٹری انجمن احمدیہ دھلی۔ گواہ شد۔ برکت علی بقلم خود امیر جماعت احمدیہ شملہ ۱۲ / جنوری ۱۹۳۰ء

نمبر ۳۲۰۲ :- میں عبد الغنی ولد نعمت اللہ قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۱۱ء ساکن سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ / ۱۲ / ۲۹ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک مکان قیمتی تین ہزار محلہ اسلامپورہ سیالکوٹ میں ہے۔ جس میں ۱/۲ حصہ کا مالک میں ہوں۔ اور ۱/۲ حصہ کی مالکہ میری بیوی نور زینب ہے۔ اور ایک مکان قیمتی ..... روپیہ محلہ معماراں پسرور میں ہے۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت ۲۰۰ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور بوقت وفات میری جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت کردوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ فقط۔ العبد۔ عبد الغنی موصی حال منیجر گاس فیکٹری انبالہ شہر۔ گواہ شد۔ غلام محمد خلوریں لاہور حال وارد قادیان گواہ شد۔ کریم الدین ولد امیر بخش ساکن سیالکوٹ

نمبر ۳۱۷۱ :- میں عبد الکریم ولد فتح الدین موچی پیشہ کفش دوزی عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ / ۱۲ / ۲۹ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت ایک کنال اراضی سکنی قیمتی ۱۰۰ روپیہ ہے۔ اور ماہوار آمدنی قریباً ۱۵ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمدنی کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور بوقت وفات جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط۔ العبد۔ عبد الکریم موصی محلہ دار الفضل۔ گواہ شد۔ رحمت اللہ ..... گواہ شد [illegible] صاحب [illegible] حال ساکن قادیان

اِعلان
نارتھ ویسٹرن ریلوے

"مائیلیج کوپن بکس" جن میں سے ہر ایک کوپن بک حسب تفصیل چھ سو کوپنوں پر مشتمل ہے۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے سٹیشنوں پر سے دستیاب ہو سکتی ہیں۔

یہ ان موجودہ کوپن بکوں کے علاوہ ہیں۔ جن میں ۲۹۸ کوپن ہیں۔ اور جو شائع ہوتی رہیں گی۔

۸۰ کوپن والی - ۶ میل فی کوپن
۱۲۰ کوپن والی ۱ میل فی کوپن

"یہ کوپن بکس" نارتھ ویسٹرن کے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹوں سے حسب ذیل مقامات سے مل سکتی ہیں۔

لاہور۔ راولپنڈی۔ فیروزپور۔ دہلی۔ کوئٹہ۔ ملتان کراچی۔

{ایجنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ ہیڈ کوارٹر لاہور}

ہماری مقدس گھڑیاں ہر لحاظ سے عمدہ ہیں

(لیور گھڑیاں پختہ جویل موٹے شیشے)
(ہر ایک گھڑی بیحد مضبوط تجربہ شدہ ہے)

عنقریب ہم بتائینگے کہ قادیان اور دوسرے مقامات میں کن کن بزرگوں اور دوستوں کی خدمت ہماری (مندرجہ ذیل) گھڑیاں انجام دے رہی ہیں۔ ہر چند ہمیں اطمینان ہے۔ تاہم احباب اپنی گھڑیوں کی کامل محافظت کریں اور ضرورت کے وقت بذریعہ جوابی کارڈ ہم سے مشورہ لیا کریں۔

نمبر	صحیح تشبیہ اور قیمت مقابلتاً قریباً نصف	نکل کیس	چاندی کیس	اصلی رولڈ گولڈ
۱	دستی بڑا سائز ویسٹ اینڈ کوٹن کیمو افق	[illegible]	..	[illegible]
۲	" چھوٹا سائز " سیلیڈارہ "	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳	" زیادہ چھوٹا سائز " کیمیک "	" "	"	"
۴	جیبی ۱۶ سائز " بجلش A-1 "	" "	"	"

۵ اوپر کی ہر ایک گھڑی کی ہمشکل مگر جینوا چال قیمت جیبی [illegible] کلائی کی [illegible] ریڈیم کا [illegible] زیادہ

۶ ٹائم پیس جرمنی ٹمپیر الارم [illegible] ریڈیم [illegible] ڈبل الارم [illegible] سادہ [illegible]۔

۷ سونے کی یا ویسٹ اینڈ کی گھڑیاں امریکن کلاک وٹائم پیس وغیرہ نرخ علیحدہ معلوم کریں۔

المشتہر:۔ حافظ سخاوت علی پروپرائیٹر احمدیہ واچ ایجنسی شاہجہانپور (یو۔پی)

پیامِ صحت (رجسٹرڈ)
(مشتمل بر دو جلد)

طب ہومیوپیتھی کی جامع و لاجواب تصنیف باتصویر بڑی تقطیع ضخامت ۷۰۰ صفحات:۔ جلد اوّل} دربارہ تشریح جسم انسانی و افعال الاعضاء حفظان صحت۔ فلسفہ طب ہومیوپیتھی۔ طریق تشخیص امراض طریق دواسازی و خواص الادویہ۔ قیمت آٹھ روپے۔

جلد دوم} دربارہ علم العلاج۔ علامات و اسباب مرض و تشریح العلامات وایہ گری و طبی لغات۔ قیمت بارہ روپے۔

رعایت:۔ ہر دو کے خریدار سے صرف اٹھارہ روپیہ علاوہ محصول ڈاک:

ملنے کا پتہ۔ ہومیوپیتھک میڈیکل ہال چھاؤنی فیروزپور

تبت۔ یارقند چینی ترکستان۔ کشمیر
کا ہر قسم کا مال

از قسم قالین۔ نمدہ۔ فر۔ جانماز۔ یارقندی کھیس۔ یارقندی رومالی [illegible] [illegible] دار۔ میرہ۔ زہرمہرہ۔ فیروزہ۔ زعفران۔ زیرہ۔ [illegible] سلاجیت کشمیری ساڑھیاں کشمیری پٹی۔ رنگ۔ سلوٹیاں۔ [illegible] کا دار [illegible] وغیرہ وغیرہ کے متعلق اس پتے سے خط و کتابت کریں:

محمد یوسف بی۔ اے (علیگ) [illegible] سرینگر کشمیر

جدید انگلش ٹیچر کو دیکھ کر
"فضّلنا بعضھم علےٰ بعض" یاد آگیا

ماسٹر مسیح الدین صاحب سکول پوروہ کانپور فرماتے ہیں:۔

"آج تک میری نظر میں دو کتابیں لڑکوں کی شمع ہدایت کے لئے درجہ اولیٰ رکھتی تھیں۔ لیکن جدید انگلش ٹیچر کو دیکھ کر خدا کا کلام "فضّلنا بعضھم علےٰ بعض" یاد آگیا۔ درحقیقت یہ کتاب بھی اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ ایک اور جلد ارسال فرمائیے"

قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک

واس لحاظ سے کچھ بھی نہیں۔ کہ کم فرصت اور کم ذہن احباب بھی اس کتاب کے ذریعہ گرامر گفتگو ترجمہ اور خط و کتابت بہت جلد اور خوب اچھی طرح سیکھ جاتے ہیں۔ اگر دعویٰ غلط ہو تو کل قیمت واپس۔

قمر برادرز (الف) شملہ

مکرمی ڈاکٹر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ:۔ میں نے آپکی تیار کردہ گولڈ آف ٹانکس کی گولیوں کا استعمال کیا۔ جن کے تھوڑے سے استعمال سے مجھ کو بدن میں طاقت اور طبیعت میں بشاشت معلوم ہوئی۔ اسلئے مزید استعمال کے لئے ایک شیشی اور خریدتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ واقعی بے نظیر گولیاں ہیں۔ والسلام

(خاکسار محمد حسین کاتب قادیان)

قیمت ۶۰ گولی [illegible] روپیہ تیس گولی [illegible] روپے معہ محصول۔
تیار کردہ:۔ فیض عام میڈیکل ہال قادیان۔

پیغامِ شادی

ایک اعلےٰ خاندان گریجوایٹ کے لئے جو امپیریل پروونشل سول و پولس سرویسز کے امتحانات میں امسال و آئندہ سال بیٹھنے والے ہیں۔ شادی کرنے کے لئے ایک اعلےٰ خاندان خوبصورت۔ تعلیم یافتہ۔ نوجوان لڑکی کی ضرورت ہے۔ مفصل حالات بذریعہ خط و کتابت معلوم کر سکتے ہیں۔ حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت فرماویں:

صاحبزادہ خان صاحب انسپکٹر پولیس تھانہ سانڈی (ضلع ہردوئی)

ضرورت اُستاد

ایک جے۔ اے۔ وی۔ یا ایس کی قابلیت کے ایک ٹیچر کی صوبہ سرحد کیلئے پرائیوٹ طور پر ضرورت ہے۔ جو انٹرنس تک تعلیم دے سکے۔ خوراک و رہائش کے علاوہ جس قدر تنخواہ منظور ہو۔ مندرجہ ذیل پتہ پر فوراً مطلع کریں:۔

معرفت مولوی عبدالاحد صاحب مولوی فاضل قادیان

ضرورت اُستانی

ہمیں احمدیہ گرلز سکول سیالکوٹ جو کہ مڈل سٹینڈرڈ تک ہے کے لئے ایک ایس وی استانی کی ضرورت ہے۔ تنخواہ قابلیت اور اہلیت کے مطابق ہوگی۔ درخواست کنندگان کو اپنی درخواستیں یکم مئی [illegible] تک مندرجہ ذیل پتہ پر معہ اپنے سرٹیفکیٹوں کے بھیج دینی چاہئیں:

(سیدہ فضیلت سیکرٹری احمدیہ گرلز سکول شہر سیالکوٹ)

ہندوستان کی خبریں

——— کلکتہ۔ ۱۶ اپریل۔ کانگریس کمیٹی صوبہ بنگال نے جو ہڑتال کرائی تھی۔ اس کے سلسلہ میں آج یہاں سخت ہنگامہ ہوا۔ جس کی وجہ سے تقریباً پچاس آدمی زخمی ہوئے ہیں۔ جن میں ۱۵ پولیس سارجنٹ اور کانسٹیبل گیارہ فائرمین اور دوسکھ بھی شامل ہیں۔ دو ٹریم کاروں کو آگ لگادی گئی۔ تین تباہ کردی گئیں۔ بہت سی موٹروں کو سخت نقصان پہونچایا گیا۔ شہر کے ہر حصہ میں بے چینی اور غیر یا سونیت کا جذبہ پایا جاتا ہے۔

——— پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنی گرفتاری کے بعد گاندھی جی کو کانگریس کا صدر مقرر کیا تھا۔ لیکن آپ نے اس ذمہ داری کو قبول کرنے سے انکار کردیا۔ اور آپ کی خواہش کے مطابق پنڈت موتی لال نہرو صدر مقرر ہوئے۔

——— نیو دہلی۔ ۱۶ اپریل۔ مسٹر ڈبنز بہ انڈیا کونسل کے ممبر مقرر ہوگئے ہیں۔ آپ مئی کے آغاز میں اپنے عہدہ کا چارج لے لیں گے۔

——— ندیاد۔ ۱۵ اپریل۔ یہاں سرکاری ملازموں کا سخت ترین سوشل بائیکاٹ ہو رہا ہے۔ نیز کھانے پینے کو کچھ نہیں ملتا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے لوگوں کو متنبہ کیا ہے۔ کہ سوشل بائیکاٹ بھی خلاف قانون ہے۔ کوئی کسی کو سوشل طور پر امداد دینے سے انکار نہیں کرسکتا۔

——— بمبئی۔ ۱۸ اپریل۔ مولوی محمد علی جناح نے گورنر بمبئی سے ایک طویل ملاقات کی۔ اور درخواست کی۔ کہ اس وقت گاندھی جی کو گرفتار نہ کیا جائے۔ ورنہ گول میز کانفرنس کے تمام امکانات خاک میں مل جائینگے۔ انہوں نے اسی قسم کا ایک تار وائسرائے کو بھی دیا ہے۔

——— ڈیرہ دون۔ ۱۷ اپریل۔ ایک افغان شہزادہ یہاں سے بھاگ کر افغانستان چلا گیا ہے۔ وہ یہاں کالج میں پڑھا کرتا تھا۔

——— شملہ۔ ۱۸ اپریل۔ آج وائسرائیگل لاج میں وائسرائے کی انتظامیہ کونسل کا اجلاس ہوا۔ ملک کی موجودہ صورت حالات کے مختلف پہلوؤں پر بحث کی گئی۔

——— کلکتہ۔ ۱۹ اپریل۔ چٹاگانگ میں زبردست فساد ہوگیا ہے۔ یہ خبر لاسلکی کے ذریعہ موصول ہوئی ہے۔ کیونکہ تار کاٹ دیئے گئے ہیں۔ تفصیلات ابھی موصول نہیں ہوئی ہیں۔ شہر کے تمام مقامات پر مسلح پولیس اور مشین گنیں گشت لگا رہی ہیں۔

——— بمبئی۔ ۱۸ اپریل۔ مسٹر جمنا داس مہتہ سابق ممبر لیجسلیٹو اسمبلی جو کہ حال ہی میں تحریک ستیہ گرہ میں شامل ہوئے تھے۔ آج کلیان میں ایک جلسہ میں گرفتار کرلئے گئے۔

——— کلکتہ۔ ۲۰ اپریل۔ گورنر جنرل کی منظوری سے تمام صوبہ بنگال میں آرڈیننس نافذ کردیا گیا ہے۔ اس سے لوکل گورنمنٹ کو گرفتاریاں کرنے اور خاص عدالتوں کے ذریعہ مقدمات کی سماعت کرانے کا اختیار دیا گیا ہے۔

——— راجشاہی۔ ۲۰ اپریل۔ بنگال پراونشل کانفرنس کے صدر مسز بپن گنگولی اور دیگر مختلف کانفرنسوں کے صدر میرز پرتول گنگولی بنکم مکرجی۔ ترلوکیہ چکرورتی بلا وارنٹ دکھائے گرفتار کرلئے گئے ہیں۔

——— کلکتہ۔ ۱۹ اپریل۔ چٹاگانگ میں خوفناک فساد ہوگیا ہے۔ ٹیلیفون اکسچینج کا سلسلہ منقطع کردیا گیا۔ اور پولیس کے اسلحہ خانہ کو آگ لگادی گئی۔ اس وقت امدادی پولیس کے پاس نو سو رائفلیں اور تین سو تیس پستولیں گنیں تھیں۔ ہجوم نے پولیس کے تمام اسلحہ کو تباہ کردیا۔ ہجوم میں کئی اشخاص پستولوں اور چھروں سے مسلح تھے۔ حملہ آوروں کی تعداد سنو کے لگ بھگ تھی۔ اور اب وہ قرب وجوار کے کوہستانی علاقہ میں چھپ گئے ہیں۔ اس ہنگامہ میں دو یورپین دو پولیس کے سپاہی اور تین ٹیکسی ڈرائیور کام آئے کئی آدمی زخمی ہوئے۔ ہنگامہ کے وقت یورپین عورتوں اور بچوں کو جہازوں پر پہونچا دیا گیا تھا چٹاگانگ سے تین میل کے فاصلہ پر ریلوے لائن توڑ دی گئی ہے۔

——— لاہور۔ ۲۰ اپریل۔ چند روز پیشتر لاہور میں اٹھارہ اشخاص گرفتار ہوئے تھے۔ کیونکہ پولیس کو تحقیقات پر معلوم ہوا تھا کہ لاہور شہر میں بموں کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ اگرچہ پولیس نے گرفتار شدہ اشخاص کے مکانات کی اچھی طرح سے تلاشی لی۔ لیکن کوئی سراغ نہ مل سکا۔ متواتر استفسار کرنے پر ملزموں میں سے ایک شخص نے بیان کیا۔ کہ اس نے اپنے مکان میں بہت سے بم چھپا رکھے ہیں۔ اور وہ بیس کر مکان دکھا دے گا۔ اس نے پولیس کی ایک جماعت کو پیچیدہ گلیوں میں سے لے جاکر ایک مکان کے سامنے کھڑا کردیا۔ اور ایک خاص مقام کی طرف اشارہ کیا۔ جہاں ایک خفیہ دروازہ تھا۔ دیوار پر باہر سے سفیدی کی ہوئی تھی اور بالکل معلوم نہ ہوسکتا تھا۔ کہ اس کے اندر کیا ہے۔ اس کے بعد ملزم نے پولیس کو ایک اور پوشیدہ سوراخ بتایا۔ جس میں کنجی پوشیدہ تھی چنانچہ کنجی کو دیوار والے سوراخ میں لگا کر کھولا گیا۔ تو اندر سے چودہ بم۔ ایک ریوالور اور بہت سی گولیاں وغیرہ دکھائی دیئے۔ ان میں ایک روسی بم بھی تھا۔

——— اندورہ۔ ۱۶ اپریل کو تقریباً ۹ بجے شب کو جونا توپخانہ اور نیا پورہ کے درمیان ۱۵ ہندو نوجوان لاٹھیوں سے مسلح کھڑے ہوکر ہر اس مسلمان کو بیدردی سے مارنے لگے۔ جو ادھر سے گذرتا تھا۔ اس طرح انہوں نے قریباً ۱۵ مسلمانوں کو بہت بری طرح زخمی کیا۔ تین ہندو گرفتار ہوئے ہیں۔

ممالک غیر کی خبریں

——— لندن۔ ۱۷ اپریل۔ ہاؤس آف کامنز میں ایک تحریک التوا پر مسٹر فینر براکوے نے ہندوستان کی صورت حالات کی طرف توجہ مبذول کرائی۔ اور اعلان کیا کہ تدبر اس بات کا تقاضا کرتا ہے۔ کہ اس سپرٹ کو سمجھنے کی کوشش کی جائے۔ اور ان شکایات کو جن کا ہندوستانی اظہار کر رہے ہیں۔ دور کیا جانا چاہیئے۔ آپ نے کہا۔ کہ مجھے توقع ہے۔ انڈیا آفس اور وائسرائے کا رویہ زیادہ ہمدردانہ ہوگا۔ مسٹر بین نے اس طاقت کا جو کانگریس اور مسٹر گاندھی کی پشت پر ہے۔ بالکل ہی غلط اندازہ لگایا ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ پیشتر اس کے کہ حالات خراب ہوجائیں۔ اس سوال کے حل کرنے کی پوری پوری کوشش کی جائے۔

——— نیویارک۔ ۱۸ اپریل۔ جزیرہ نیگر دہیں کارڈ ووڈ ٹمبرلز میں ایسی آگ لگی۔ کہ آج تک دنیا میں کہیں نہ لگی تھی آگ ایکدم پھیل گئی۔ اور دو دن تک قابو میں نہیں آئی۔ بیس آدمی ہلاک اور پانچ ہزار خانماں برباد ہوگئے۔

——— قاہرہ۔ ۱۸ اپریل۔ کل جمعہ بعد دوپہر شہزادہ ویلز بذریعہ ہوائی جہاز خرطوم سے یہاں تشریف لائے۔

——— راولپنڈی۔ ۲۱ اپریل۔ مولوی عبدالقادر صاحب قصوری۔ ڈاکٹر سید محمود پٹنہ۔ لالہ دونی چند انبالوی پر مشتمل لاہور کانگریس نے ایک سب کمیٹی فرانٹیر ریگولیشن کے متعلق شہادتیں لینے کے لئے مقرر کی تھی۔ تینوں اصحاب آج صوبہ سرحد کی طرف جارہے تھے۔ تو اٹک کے پل پر انہیں سرحدی گورنمنٹ کا حکم ملا۔ کہ وہ صوبہ سرحد میں نہ داخل ہوں۔ چنانچہ انہیں واپس بھیج دیا گیا۔

——— کراچی۔ ۱۲ اپریل۔ مقامی جیل میں کل مسلمانوں نے اس بنا پر کہ انہیں ہندوؤں کے ہاتھ کی بنی ہوئی روٹی دی جاتی تھی۔ فساد کردیا۔ اور جیلر اور کانسٹیبلوں کو زخمی کردیا۔ امن قائم ہوگیا ہے۔

——— شملہ۔ ۱۲ اپریل۔ خیبر کی چوکی پر ایک فوجی حوالدار میجر ڈنامور اور ہیمپسن امپیریل بنک کے دو افسروں کو گولی سے ہلاک کردیا۔ خاصہ دار نے جو پہرہ پر تھا۔ فوراً ہی حملہ آور کو گولی سے مار دیا۔ طبی شہادت ظاہر کرتی ہے۔ کہ حملہ آور کسی دماغی بیماری کا شکار تھا۔

——— بمبئی۔ ۲۱ اپریل۔ مسٹر کے ایم منشی نمک ستیاگرہ کرتے ہوئے گرفتار کرلئے گئے ہیں۔ حال ہی میں آپ نے بمبئی کونسل کی ممبری سے استعفیٰ دیدیا تھا۔

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر الفضل کے لئے قادیان سے شائع کیا)